صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 جولائی 2019ء بمطابق 11 ذیقعدہ 1440 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِیمِ

قُلۡ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِی لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِینَO لَا شَرِیكَ لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلۡمُسۡلِمِینَO قُلۡ أَغَیۡرَ ٱللَّهِ أَبۡغِی رَبࣰّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیۡءࣲ ۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَیۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةࣱ وِزۡرَ أُخۡرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَیُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِیهِ تَخۡتَلِفُونَO وَهُوَ ٱلَّذِی جَعَلَكُمۡ خَلَٰٓئِفَ ٱلۡأَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضࣲ دَرَجَٰتࣲ لِّیَبۡلُوَكُمۡ فِی مَآ ءَاتَىٰكُمۡ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِیعُ ٱلۡعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورࣱ رَّحِیمُۢ۔

(ترجمہ): کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کا جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمھیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ وَآخِرُ الدَّعۡوَانَا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِینَ۔

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔ کوئسچنز آورز۔

جناب لائق محمد خان: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر، مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی لائق خان!

رسمی کارروائی

جناب لائق محمد خان: جناب والا! 3 جولائی کو ایک بڑا دلخراش اور افسوس ناک واقعہ ہوا، جدباء تورغر سے ایک کشتی 40 مسافروں کو لے کر ہری پور آ رہی تھی جس میں شانگلہ اور تورغر کے مسافر شامل تھے، ایک بجے دن تھپلا کے مقام پر جو کہ ہری پور کے نزدیک ہے، وہاں پر وہ کشتی ڈوب گئی جناب سپیکر، جس میں 12 لوگ بچ گئے، چار بچوں کی لاشیں نکال لی گئی ہیں اور 26 لوگ دریا برد ہو گئے۔ جناب سپیکر! میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ میرے ٹیلی فون پر انہوں نے سارے ہزارہ ڈویژن کی ٹوٹل ایڈمنسٹریشن کو وہاں پر بھیجا، انہوں نے ہماری انتہائی مدد کی، اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک گھنٹے کے اندر اندر ہیلی کاپٹر بمعہ فوجی کمانڈوز بھیجے لیکن بڑی تگ و دو کے بعد وہ لاشیں ہم نہیں نکال سکے، موقع پر عمر ایوب خان بھی گئے، اکبر ایوب خان بھی گئے، شوکت یوسفزئی صاحب بھی گئے، انہوں نے ہماری بڑی مدد کی، بڑی ہمدردی کی، میں ان سب بھائیوں کا مشکور ہوں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے ابھی اور مہربانی بھی کی، پانچ پانچ لاکھ روپے کا بھی انہوں نے اعلان کیا اور ساتھ ایک ایک لاکھ روپے زخمیوں کے لئے بھی اعلان کیا، دوسرے دن پھر ہیلی کاپٹر بھیجا گیا لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ غریب لوگ ہیں، ان کے لواحقین دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ادھر سات دن سے خود ان کے ساتھ بیٹھا رہا لیکن اس کا کوئی رزلٹ نہ آیا۔ مجھے حکومت کی طرف سے کسی قسم کا کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہو سکتا تھا، ان کے بس میں وہ انہوں نے کیا ہے۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آخری اگر یہ مدد ہو جائے، آپ کی وساطت سے چونکہ لاء منسٹر تشریف فرما ہیں، یہ چیف منسٹر کے Behalf پہ چونکہ سوال و جواب کرتے ہیں، اگر آخری ہمارے ساتھ ایک مدد ہو جائے کہ نیوی کے کمانڈوز جن کے پاس آلات بھی ہیں اور وہ اچھے تیراک بھی ہیں، ایک Try کر لیں، اگر شاید وہ Died bodies ہم نکال لیں تو یہ درجہ بھی ہوگا اور سرکاری طور پر ایک اہم کام ہے، یہ بھی سرانجام ہو جائے گا۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب مسند نشین: جی پوائنٹ لیجئے، جی وقار خان! اسی سے متعلق ہے؟ جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: اس سے تعلق نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک حادثہ ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اچھا، میں گزارش کرتا ہوں کہ پھر اس طرح کو ئسچنز آور کا ٹائم ضائع ہو جائے گا۔

جناب وقار احمد خان: سر! بچوں کے ساتھ ایک حادثہ ہوا ہے۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ په 13 تاریخ په یونین کونسل بره باخیل Pk-7 سنسرئ کښې ډېر باران او طوفان راغلے وو او د هغې د وجې نه په ماشومانو باندې دیوال راغورځیدلے وو، په هغې کښې دوه ماشومان وفات شوی دی او پینځه زخمیان دی او یو ډیر زخمی دی، نو زما ستاسو په توسط گورنمنټ ته دا خواست دے چې هغه کوم وفات شوی دی، هغه ډیر غریبانان دی او کوم چې زخمیان دی، د هغوی سره دې مالی امداد اوکړے شی، ستاسو به ډیره مهربانی وی او د هغوی د پاره دعا اوکړئ۔

جناب مسند نشین: جناب منسٹر لاء، جی عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ دوسری مرتبہ آپ چیئر کر رہے ہیں (تالیاں) اور مجھے امید ہے کہ آپ آج رولنگ بھی اس پہ ایشو کریں گے اور آپ کی رولنگ وہ Decisive ہو گی، وہ جو ہمارے اصلی سپیکر ہیں، اس طرح کی رولنگ نہیں ہو گی کہ میں آج اس پہ گلہ کر رہا ہوں۔ دیکھیں، یہاں چیئر سے بھی رولنگ آئی تھی، منسٹر نے دو دفعہ ایشورنس بھی دی ہے اور کام نہیں ہو رہا ہے تو مجھے منسٹر صاحب بھی بتائیں اور آپ بھی بتائیں کہ جب آپ کی چیئر سے رولنگ دی جاتی ہے اور متعلقہ منسٹر صاحبان ایشورنس دیتے ہیں، اسی اسمبلی کے اندر دے دیتے ہیں، ان کے ڈیپارٹمنٹس دے دیتے ہیں، یہ جھوٹ ہے یا مطلب مجھے بتا دیا جائے کہ کیا چیز ہے، یا خلاف ورزی ہے، قانونی خلاف ورزی ہے اس کے اندر، پھر آپ اپنے سیکرٹریٹ سے مشورہ کریں گے کہ اس کا کیا حل ہے؟ میرے حلقے کے اندر ایک ڈگری کالج ہے اور 2006-07 کے اندر وہ ڈگری کالج منظور ہوا ہے، 2010-11 کے اندر اس ڈگری کالج پر کام کا آغاز ہوا ہے اور 2015-16 کے دوران وہ ڈگری کالج 98 percent مکمل ہوا ہے، اس کی پوسٹیں Sanction ہوئی ہیں اور وہ پوسٹیں Activate اس وجہ سے نہیں ہو رہی ہیں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو Take over نہیں کر رہا ہے اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یہ کہتا ہے کہ اس لئے اس کو Take over نہیں کر رہا کہ اس کے اندر ٹرانسفارمر نہیں لگا ہے، ٹرانسفارمر کے لئے بھی پیسے جمع ہوئے ہیں، اب چار سال کے اندر ایک ٹرانسفارمر Install نہیں ہو پا رہا

ہے، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو نے بھی مجھے ایشورنس دی تھی اور سپیکر صاحب کی چیئر سے بھی مجھے ایشورنس ملی تھی، ڈیپارٹمنٹ نے بھی مجھے دی تھی اور میرے علم میں ہے کہ آپ کے اپنے حلقے میں بھی عطر شیشہ کے نام سے ایک کالج ہے، اس کا بھی یہی مسئلہ ہے، سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب اتنے بیچارے ہیں کہ ان کے اپنے حلقے ہزارہ کے اندر ایک کالج جو ہے اس کی بھی یہی حالت ہے۔ بھئی، آپ پندرہ سال ایک کالج پہ لگا لیتے ہیں، اس کی بلڈنگ بنا دیتے ہیں اور وہ دوبارہ گرنا شروع ہو جاتی ہے، وہ دوبارہ Erode ہوتی ہے، دوبارہ ختم ہو جاتی ہے اور آپ اس کو آپریشنل نہیں کرتے ہیں تو اس قوم کا نقصان کرتے ہیں، بچوں کا نقصان کرتے ہیں۔ میری اس ویلی کے اندر ہر سال 80 بچے فرسٹ ائر، سیکنڈ ائر میں داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کو ہائر سیکنڈری سکولوں میں بھی داخلے نہیں ملتے، ان کو کالجز کے اندر بھی داخلے نہیں ملتے۔ پچھلے دنوں ان سٹوڈنٹس نے ڈی سی دفتر کے سامنے میرے خلاف مظاہرہ کیا، میں حیران ہوں کہ وہ میرے خلاف مظاہرہ کیوں کرتے ہیں؟ وہ آپ کے خلاف کیوں نہیں کرتے ہیں، میں ان کو لے کر ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ کے خلاف مظاہرہ کروں گا لیکن میں سپیکر صاحب! آپ سے بھی اور سلطان خان سے ویسے Verbal اور رسمی ایشورنس نہیں چاہتا ہوں، میں باقاعدہ ٹائم فریم کے ساتھ ان سے یہ بات مانگنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ یہ چھوٹا سا مسئلہ ہے، ٹرانسفارمر کی Installment کا یہ مسئلہ کیوں چار سال سے لٹکا ہوا ہے؟ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر! یوہ ضروری خبرہ کول غواړم۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر! مجھے بھی اجازت دیں تاکہ۔۔۔۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق):</u> جناب سپیکر! یہ چونکہ کوئسچنز آ رہے اور پھر اس کا ٹائم لیپس ہو جائے گا، انہی اپوزیشن ممبران صاحبان کے کوئسچنز ہیں تو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اچھا، اس طرح ہے کہ کوئسچنز آ رہے، آپ کا ٹائم لیپس ہو رہا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ سینیئرز ہیں، یہ بات کر لیں تو۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> جی ٹھیک ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! آپ آج بہت اچھے لگ رہے ہیں، آپ کو بہت بہت مبارک ہو، یہ سیٹ کسی وقت آپ کو بھی اللہ نصیب کرے۔ لائق محمد خان صاحب نے تفصیل سے بات کر دی ہے کہ جو حادثہ ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! پورا ہزارہ ڈویژن اس وقت سوگوار ہے کہ اس وقت تک لاشیں جو ہیں وہ نہیں نکالی گئیں ہیں، صوبائی حکومت نے جس طرح کہا ہے کہ چیف منسٹر صاحب اور وزراء صاحبان وہاں پر گئے ہیں لیکن یہ ہمارے ملک کے اندر ہماری پاکستان آرمی ہے، پاکستان نیوی ہے، دوسرے ادارے ہیں، مہربانی کر کے لاء منسٹر صاحب فوری طور پر پاکستان نیوی سے رابطہ کریں اور جلد از جلد ان لاشوں کو نکالا جائے تاکہ ان کے لواحقین اس طرح پریشان حال ہیں اور پورا ہزارہ ڈویژن پریشان ہے، اس پر کوئی ایکشن لیا جائے۔

جناب مسند نشین: شکریہ۔ بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ لاء منسټر صاحب ناست دے ، دوئ ماله ایشورنس راکړے وو چې یره یو سب انجینئر بدل شوے وو، سی اینډ ډبلیو په هغې باندې باقاعده د چیف منستر صاحب Cancellation هم لیکلے وو، بیا چیف منسټر صاحب چې دلته وو، هغوی هم راته اووئیل او هغه فوټو سټیټ ئے هم مانه واغستلو چې بالکل دا به زه اوکړم، تر دې وخته پورې نه هغه Cancellation ئے اوکړو، دوباره بیرته ئے آرډر نه دے کړے، نو منسټر صاحب ته دا درخواست کوم چې د هغې باره کښې دې ما ته دا اووائی چې یره ولې دا تاخیر اوشو، بلکه د هغه Cancellation څه اوشو؟ ورسره هغه ایس ډی او ئے هم بدل کړو نو دا څه شے دے (قہقہہ) د ایکسئن په وجه بدل شو ځکه چې هغه ایکسیئن ما سره غلطه کوله او هغه باندې ما استحقاق پیش کړے دے او دوئ پکښې ناست وو چې غلطه ئے کړې وه نو د هغې د پاره ئے دا بدل کړے دے او چې دا چا بدل کړے دے نو هغه خلقو ترې خپل غرض کولو۔ زه درخواست کوم چې هغه ما ته په دې وضاحت اوکړی چې یره دا به کله اوکړی او نن به ئے اوکړی او که نه ئے کوی نو ولې ئے نه کوی؟ لکه مطلب ئے څه دے؟ دا خو زما د حلقې سب انجینئر دے چې ما ته قابل قبول دے، پکار ده چې تاسو ئے اومنئی او که دا نه وی نو بل څه ته رالیږئ، هغه به څه کوی؟ هغه به بیا زه نه پریږدم، بیا به ترې نه مسئله

جوړېږی او که د دې نه تاسو څه قسم خانه جنګی جوړه کړه نو پخپله به ئے ذمه وار یئ۔

جناب مسند نشین: جی اکرم خان درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! جس طرح ساتھیوں نے کہا، واقعی آج آپ کی یہاں پر جو شخصیت ہے، کچھ رونق سی لگی ہے، میں بھی اسی انداز سے آپ کو مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور دوسرا یہ کہ یہ لائق محمد خان صاحب نے جو بات کی، یقین جانیں کہ اتنا افسوسناک اور دردناک واقعہ ہے کہ ٹی وی پہ جب ہم وہاں پہ دیکھ رہے تھے، آدمی کے بس کی بات نہیں تھی کہ جس طرح لائق محمد خان نے کہا، یقیناً گورنمنٹ نے کوشش کی کہ وہاں پر جو بھی وسائل ہیں وہ استعمال کئے ہوں لیکن یہ میں نے اپنے وقت میں جب میں سی ایم تھا تو یہ تورغر کا جو علاقہ ہے، انتہائی تکلیف دہ ہے، اس کا ٹوٹل رابطہ جو ہے، سامان کے آنے جانے کا وہ کشتیوں پر ہے، میں نے امریکن ایمبیسڈر نینسی پاول سے بات کی، میں اس کو اپنے ساتھ لے گیا اور وہاں پر کالاڈھاکہ کے لئے میں نے بڑا پیکیج بھی دے دیا، وہاں پہ کچے روڈ بھی دے دیئے، وہاں پر ایک سو خاصہ دار بھی دے دیئے، اس وقت چونکہ یہ ضلع نہیں بنا تھا لیکن میں نے پھر کوشش کی کہ اس کو ایک دریا جو اس پہ ایک پل کے لئے ہم نے فیزبیلٹی بنائی تھی تو یہ آئے روز چالیس چالیس بندے ہمارے وہاں پر اس میں شہید ہوں گے، مر جائیں گے، میری آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ اس کی مستقل منصوبہ بندی کے لئے وہاں پر برتج کا انتظام کیا جائے، ابھی بھی وہ لوگ جو ہیں وہ بیچارے کشتیوں کا سارا انتظام کرتے ہیں، جب اس سائڈ پہ آتے ہیں تو اپنی خوراک بھی اپنا سامان بھی، ایک تو ہماری ہمدردی بھی ہے، اگر گورنمنٹ اس پیکیج میں کچھ اضافہ کرنا مناسب سمجھتی ہے تو ہم یہ بھی استدعا کرتے ہیں، بلکہ اس علاقے کے لئے منظم منصوبہ بندی کی جائے اور یہاں پر بھی ہمیشہ یہ ہے کہ یہ پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے، تقریباً چودہ پندرہ دن کے بعد ان کی لاشیں باہر نکلتی ہیں، ہمارے بنوں کا ایک سپاہی بھی وہاں پر ڈوب گیا تھا، وہ بھی تقریباً پندرہ دن کے بعد اس کی لاش جو ہے، چونکہ پانی بہت ٹھنڈا ہے اور وہاں پر جب وہ اس کا وزن بھاری ہو جاتا ہے تو پھر وہ اوپر آ جاتی ہے، لہذا میری استدعا ہے کہ گورنمنٹ ذرا توجہ دے کہ کالاڈھاکہ بہت پسماندہ ہے، وہاں کے بہت غریب لوگ ہیں، اس کو خصوصی توجہ دے کر اور یہ اتنے غیر تمند لوگ ہیں کہ انہوں نے میرے ساتھ کمٹمنٹ کی تھی کیونکہ وہاں پر افیون کی کاشت ہوتی تھی،

انہوں نے جرگے میں فیصلہ کیا کہ وہاں پر افیون کی دوبارہ کاشت نہیں ہوگی، قربانی دینے والے لوگ ہیں، غیر تمند لوگ ہیں تو گورنمنٹ ان کے لئے کچھ صلے کا انتظام کرے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! پہلے تو سارے آنریبل ممبرز سے یہ ریکوئسٹ ہے، چونکہ کوئسچنز آور ہوتا ہے اور کوئسچنز بھی سارے اپوزیشن ممبرز کے ہی ہیں، ایک یہی ریکوئسٹ ہے کہ کوئسچنز آور ہو جائے، اس کے بعد یہ ایشو چونکہ اہم تھا اور آپ نے ٹائم دے دیا ہے، میں جلدی سے اس کا جواب دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اس پر جواب دے دیں تو پھر ہم کوئسچنز آور لے لیتے ہیں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! یہ لائق خان صاحب نے بھی بات کی، انہوں نے بات شروع کی، بلکہ ان کا حلقہ بھی تورغر ہے، اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے بھی اس کے اوپر بات کی، آنریبل ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن اکرم درانی صاحب نے اس کے اوپر بھی بات کی، میرے خیال میں یہ تو واضح ہو گیا ہے کہ وہاں ایک واقعہ ہوا، واقعہ افسوناک اور دردناک تھا، اس کے بعد جو حکومت کا Reaction تھا وہ اپوزیشن ممبرز بھی مان رہے ہیں، میرے خیال میں اس طرح کے واقعے میں اگر کوئی حکومت اچھا Reaction کرلے تو ٹھیک ہے، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ Reaction بہت تیز تھا، اکبر ایوب صاحب جو ہیں وہ موقعے پر موجود تھے، وزیر اعلیٰ صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب گئے تھے، وہ خود ان ساری چیزوں کو مانیٹر کر رہے تھے، میرے خیال میں بعد میں اکبر خان بھی اس کے اوپر ایک دو بات کرنا چاہیں گے، بہر حال صرف اس وقت جو ان کے لئے کوئی Compensation ہے وہ بھی ہوگی، Obviously جو اس وقت ریسکیو آپریشن ہو سکتا تھا، وہ بھی موقع کے اوپر ہوا، اس وقت جو بات ہے وہ Dead bodies ہیں جو ابھی تک Recover نہیں ہوئیں، ان کے بارے میں ممبرز اپنا بتا رہے ہیں تو بالکل میں ضرور سیشن کے درمیان ہی، ابھی خاص کر ہمارے لائق خان اگر وہ میرے آفس میں آجائیں اس سیشن کے بعد، تو ہم پاکستان نیوی سے رابطہ کر کے ان کو ہم بتا سکتے ہیں کہ آپ اگر Dead bodies کو Recover کرنے کے لئے کچھ ہو سکتا ہے، اس وقت بھی ضرور ہم کریں گے، یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں، ان کے ساتھ بہت زیادہ Tragedy ہوئی ہے بلکہ ہم ایک قدم آگے گئے ہیں، ہم نے Instructions issue کر

دی ہیں کہ اس طرح کے واقعات پھر رونما نہ ہوں، جو Safety precaution ہیں،اس کے لئے چیف سیکرٹری کے آفس سے اور پی ڈی ایم اے کی طرف سے Instructions بھی ایشو ہو چکی ہیں تو باقی ہمارے اکبر خان بھی بات کریں گے۔ وقار خان، 13 جولائی میں جو واقعہ ہوا، PK-7 میں جو دو بچے ہیں وہ اس میں شہید ہو گئے تھے اور باقی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں تو بالکل ان کے لئے ہمارے پی ڈی ایم اے کے رولز کے نیچے ایک پالیسی ہے،اس کے نیچے جو Compensation ہوتی ہے،حلقے کا جو ممبر ہوتا ہے، ہم ضرور وقار خان کو آن بورڈ لے کر جو Compensation ہو گی، وقار خان کے ہاتھ ہی میں ہم وہ Compensation وہاں ڈی سی بھی ہو گا،اگر ان کا حلقہ ہے تو وہی Coordinate کر لیں تاکہ ان کو جلد سے جلد Compensation مل سکے۔ عنایت اللہ صاحب نے ایشورنس کی بات کی، ٹھیک بات کی ہے، یہ اس ہاؤس کا پریویلج ہے کہ یہاں پر کسی چیز کی اگر ایشورنس دی جاتی ہے تو اس کے اوپر عمل درآمد بھی ہونا چاہیئے، میرے خیال میں اس کے ساتھ اتفاق نہ کرنا ٹھیک نہیں ہو گا۔یہاں پر انہوں نے کالج کی بات کی ہے تو اکبر صاحب بھی آ گئے ہیں،اس طرح ہر ایک حلقے میں ہیں، میں اگر اپنے حلقے کا بتاؤں تو ایک ریجنل ہیلتھ سنٹر وہاں بن چکا ہے اور Handling/taking over جو ہے وہ ابھی تک نہیں ہوا ہے، میں بھی ڈیپارٹمنٹ کو بار بار اس کے اوپر، یہ حلقے کے ممبر کا کام بھی ہوتا ہے کہ وہ حلقے کی ڈیولپمنٹل سکیمز کو مکمل ہونے تک اس کی ایشورنس کرے کہ وہ مکمل بھی ہو اور وہ آن گراؤنڈ کام بھی شروع کرے، وہ تو عنایت صاحب کا حق ہے۔اکبر خان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی جواب دیں دیں گے لیکن میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ جو ہے،یہاں پر اس کے Representative بیٹھے ہوں گے، یہ کہہ رہے ہیں کہ جلد سے جلد ٹائم دے دیں، میرے خیال میں اسی ہفتے کے اندر وہ وہاں پر دورہ رکھوا لیں، جو Handling/taking over ہوتا ہے تاکہ وہ Issue resolve ہو جائے اور وہ وہاں پر کام شروع کر سکے۔ بہادر خان صاحب نے سی اینڈ ڈبلیو کے سب انجینئر کی بات کی ہے تو وہ بھی خوش قسمتی سے، اور میرے لئے خوش قسمتی ہے کہ اکبر خان ایوان میں آ چکے ہیں، چونکہ آپ نے ایشو اٹھایا تھا تو میری بھی یہی گزارش ہو گی کہ Minister concerned بیٹھے ہیں، وہ جواب بھی دیں گے اور کوئی پرابلم نہیں ہے، اس کے اوپر تو کر لیں،اس میں ایسی بڑی بات نہیں ہے، وہاں پر لوکل کوئی پرابلم نہیں ہے۔ درانی صاحب نے وہاں پر تورغر کے بارے میں بات کی ہے،اس میں چیف منسٹر صاحب نے ایک Promise کیا ہے کہ

وہاں پر جو ایک پل کی ضرورت ہے، ایک بڑا برج ہے، انہوں نے Promise کیا ہے، ان شاء اللہ وہ ویسے بھی لاسٹ گورنمنٹ میں آپ کے وقت میں بھی پیکیج گیا تھا، پھر ہماری لاسٹ گورنمنٹ میں ایک بہت بڑا پیکیج دیا گیا تھا، یہ پل ان شاء اللہ وہ سی ایم صاحب نے تورغر کے بارے میں Promise کیا ہوا ہے، یہ وہاں کی ضرورت ہے، وہ ضرور ملے گا۔ بہادر خان صاحب سے یہی ریکوئسٹ ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کے سب انجینئر کا ٹرانسفر، وہ کوئی اتنی نہیں ہے، وہ بھی ہو جائے گی، اگر کوئی پرابلم ہوگا تو منسٹر صاحب بتا دیں گے، خانہ جنگی تک کم از کم یہ بات نہیں جائے گی، ان شاء اللہ خیر کرے گا، اس کی ٹرانسفر میں کوئی پرابلم نہیں ہوگا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب اکبر ایوب خان!

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر موصلات و تعمیرات)</u>: شکریہ جناب چیئرمین، میرے بڑے بھائی لائق محمد خان صاحب نے، بلکہ جب یہ افسوسناک واقعہ ہوا تو دوسرے دن جب وزیر اعلیٰ صاحب ادھر آئے، میں تو پہلے دن سے Luckily میں ہری پور میں ہی موجود تھا، میں اس وقت Spot پر چلا گیا تو وزیر اعلیٰ صاحب بھی آئے، یہ ادھر موجود تھے، جو ڈائریکشنز دی جاتی تھی وہ جناب چیئرمین صاحب نے دیں، کل ہی ہمارا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا ایک Whatsapp group ہے، اس پر میں کل ہی دیکھ رہا تھا جو Navy diverse کی بات کر رہے ہیں، کل Navy diverse بھی پہنچ گئے ہیں، انہوں نے اپنا کام آج سے شروع کر دیا ہے۔ جناب سپیکر! پانی کا Flow بہت زیادہ ہے، پیچھے سے Silt آ رہی ہے، آپ یقین کریں کہ جب تیسرے دن وہاں ہم نے دیکھا تو وہ جو بوٹ تھی، ادھی مٹی کے اندر دفن ہو چکی تھی، اتنی زیادہ مٹی پیچھے سے آ رہی ہے۔ جس طرح اکرم خان صاحب نے فرمایا، بالکل یہ درست بات ہے، انہوں نے کہا کہ بنوں کے کوئی وہاں ڈوب کے فوت ہوئے تھے، ہمارے وہاں یہ واقعات کبھی کبھی ہوتے رہتے تھے اور پچیس تیس دن لگتے ہیں، اس کے بعد اٹو میٹیک اوپر Flowed کر کے آتی ہیں یا تو پانی جب اترتا تھا، اس میں ابھی یہ 14 اگست کا ٹائم ہوتا ہے کہ جب اس جھیل میں فل پانی آ جاتا ہے اور ان دو مہینوں کے بعد پھر پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے، کوشش ایک انسانی بساط میں ہے وہ پوری ہو رہی ہے، ہم سب دعا گو ہیں کہ جلد از جلد خصوصی طور پر ان کے جو لواحقین ہیں، میں اور آپ ان کی پریشانی کو نہیں سمجھ سکتے اور جو ان کے اوپر گزر رہی ہے، خدا کرے، لیکن اس کے اوپر پوری کوشش جلد از جلد ہو رہی ہے، پل کی بات لائق خان صاحب نے کی۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: اس کے اوپر بہادر خان صاحب! میں بات کرتا ہوں، آپ بیٹھیں، میں آپ کو بھی جواب دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ جناب سپیکر! اس پل پر جو اندازاً کاسٹ لگائی گئی ہے وہ تقریباً سات ارب روپے ہے، بہت بڑا پل ہے، اس دن ہری پور میں بھی سی ایم صاحب کی موجودگی میں ڈسکس ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ بہت ضروری ہے، اس پر یہی فیصلہ ہوا ہے کہ اس کی Design feasibility کی جائے کیونکہ بہت بڑا برج ہے، ہم کسی ڈونر سے بات کریں گے، اس برج کو بنانا (مداخلت) اے ڈی پی میں پیسے نہیں ہیں، اس برج کو ان شاء اللہ بنائیں گے۔ اس کے علاوہ جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی، تورغر کا پیکیج ہے، یہ ہم بھی سفارش کریں گے، ہم سب مل کر وزیر اعلیٰ صاحب کو سفارش کریں گے کیونکہ تورغر کا نام، اور جو ڈسٹرکٹس زیادہ پسماندہ ہیں، اس میں بھی نہیں آیا، اسی وجہ سے نہیں آیا کہ ان کا ایک الگ پیکیج ہے، اس پیکیج میں پھر سے جان ڈالی جائے، اس میں مزید پیسے دیئے جائیں، ان کا دربند ٹو تھاکوٹ تقریباً 84 کلو میٹرز کا روڈ ہے جو پورے تورغر کے اندر سے لائف لائن ہے، تورغر کو بھی ہم اس پیکیج میں کرنے کا سوچ رہے ہیں، ان شاء اللہ ان دونوں چیزوں پر لائق خان صاحب کی موجودگی میں ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے بہت جلد ایک فارمل میٹنگ رکھیں گے، اس کے اوپر ان کو ہم بریفنگ دیں گے۔ بہادر خان صاحب میرے بزرگ ہیں، بڑے بھائی ہیں، انہوں نے کسی ٹرانسفر کی یہاں شکایت کی ہے، جناب سپیکر! سرکاری ملازمین ہمارے بھائی ہیں، ہم سب ساتھ مل جل کے جب کام کرتے ہیں تب اس صوبے کا بزنس آگے بڑھتا ہے لیکن کسی سرکاری ملازم کو اس چیز کی اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کی ٹوپی پہن کر سرکاری فنکشنز میں یا 'اوپننگ' میں وہ جاکر شرکت کرے، اس کی تصاویر موجود ہیں، میرے بزرگ ہیں، میں نے ان کو زیادہ ڈیٹیل میں ساری باتیں نہیں بتائیں، سرکاری محکموں میں انہیں چلانے کے لئے ٹرانسفرز پوسٹنگز کرنا پڑتی ہیں، لوگ کبھی Suspend کرنا پڑتے ہیں، ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرلیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ، لیکن یہ اپوزیشن کی بات نہیں ہے، اگر مجھے کوئی تصویر بھیجے گا، میرے ڈیپارٹمنٹ کے کسی آدمی نے اگر پی ٹی آئی کی تصویر لگائی ہو تو میں اس فلور آف دی ہاؤس پر کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ میں اس کو اس وقت Suspend کروں گا، اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ تھینک یو جی۔

جناب مسند نشین: عنایت اللہ خان صاحب، سردار حسین بابک! کوئسچنز آور کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے اور پھر یہ کوئسچنز لیپس ہو جائیں گے۔

جناب سردار حسین: سر، ایک منٹ دے دیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ایک منٹ آپ کو دے دوں، مائیک آن کریں جی۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے جواب دیا، اس سلسلے میں میں نے بھی ریکویسٹ کی تھی، میں نے سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کی تھی، میرے خیال میں چونکہ یہاں بڑی معذرت کے ساتھ یہ تھوڑی غلط بیانی ہوئی، مسئلہ سب انجینئر کا نہیں تھا کہ انہوں نے کوئی سیاسی پارٹی کا بیج لگایا تھا یا کسی سیاسی پارٹی کی ٹوپی انہوں نے پہنی تھی، مسئلہ یہ ہے کہ پی ٹی آئی کا ایک ٹھیکدار ہے جو سب انجینئر ہے، ایڈوانس میں ناجائز بل بنوانے کے لئے کہتا تھا اور وہ نہیں کر سکتا، یعنی جو سکیم کی ٹوٹل کاسٹ ہے، ان کو پریشرائز کر رہا تھا کہ یہ بل آپ بنائیں اور یہ Payment آپ ہمیں کر دیں۔ میں یہ بات ابھی تک، میں نے سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کی کہ اس مسئلے کو واپس کر دیں، ان کا حلقہ ہے اور وہ ہمارے بزرگ ایم پی اے ہیں، اب یہ کونسی بات ہوئی کہ ایک چیز کی اصل وجہ ہے، اس کو کوئی دوسرا رخ دے دیا جائے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ان کی حکومت ہے، میں نے دیر سے متعلقہ پی ٹی آئی کے اس رکن سے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ دیکھیں، اسی حلقے کے عوام نے حاجی صاحب کو منتخب کیا ہے، اب یہ ان کا استحقاق بنتا ہے کہ اگر اپنے حلقے میں کوئی ایم پی اے اگر افتتاح کرنے جائے گا تو سرکاری افسران وہاں پر جائیں گے، اب یہ کون سا طریقہ ہوا؟ پھر جب ہم یہاں پر ہلڑ بازی کرتے ہیں، ہم یہاں پر احتجاج کرتے ہیں تو پھر ہمیں یہ کہا جا رہا ہے، حالانکہ آج یہ لاء منسٹر کہاں چلے گئے؟ ان کو علم ہے، میں نے ان کو بتایا، میں فلور آف دی ہاؤس یہ بھی بتاؤں کہ میں دو مہینے کے بعد یہ بات اسی طرح فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ میں منسٹر صاحب کے آفس میں کبھی نہیں گیا ہوں، لیکن حاجی صاحب کی مرضی کی خاطر میں منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں، میں پھر بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، اگر آپ اپوزیشن کے ایم پی ایز کو دیوار سے لگانے کی کوشش کریں گے، اس طرح نہیں ہو سکتا، بہت چھوٹا مسئلہ ہے، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے، میں آپ کو قصوار نہیں ٹھہراتا ہوں، بالکل میں اس مسئلے کو یوں سمجھتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب جو ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے، وہاں جو چیف ایگزیکٹیو بیٹھا ہے، میں یہاں پر وزیر اعلیٰ

صاحب بیٹھے تھے، میں نے ان کو ریکویسٹ کی تھی کہ آپ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہیں، میں نے میٹنگ میں ان کو ریکویسٹ کی کہ ڈرائیونگ سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں، اب اس طرح کے Minor issues آئیں گے، میرے خیال میں دس دفعہ فلور آف دی ہاؤس ہمارا ممبر جو مسئلہ اٹھا رہا ہے، یہ تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کی رولنگ دیں، اب یہ کون سی بات ہوئی، یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ سیاسی مداخلت اداروں میں نہیں ہے، یہ نہیں ہے، یہ تو سیاسی مداخلت ہے، میں اگر یہ مثال دے دوں کہ فاٹا میں الیکشنز ہو رہے ہیں، وہاں سرکاری گاڑیوں پر پی ٹی آئی کے جھنڈے نہیں لگے ہیں؟ ہم نے تو فلور آف دی ہاؤس یہ بات نہیں کی ہے، باہر ضرور کرتے ہیں، اب اس طرح نہ کیا جائے، اس طرح نہ کہا جائے، میرے خیال میں تمام ایم پی ایز کو ان کا جو Due استحقاق ہے جو Due respect ہے، اپنی Constituencies میں وہ دینا پڑے گی، میں یہی ریکویسٹ آپ سے کرتا ہوں کہ آپ بھی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے، Point well pleaded۔

(مداخلت)

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب اکبر ایوب خان! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ ان کو ٹائم دے دیں اور اس معاملے کو Sortout کریں۔

<u>وزیر موصلات و تعمیرات:</u> جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں، بالکل میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس مسئلے کو ہم خوش اسلوبی سے حل کریں گے۔ یہ جو سرکاری ملازم ہے، صرف ان کے حلقے میں نہیں تھا، یہ ہمارے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، لیاقت صاحب، ان کا حلقہ بھی اسی کے نیچے آتا تھا، ان کی بھی اس کے خلاف کمپلینٹس تھیں، جو بابک صاحب نے ایڈوانس والی بات کی، بالکل یہ بات درست نہیں ہے وہ معاملہ جو تھا وہ اس شخص کے ساتھ وابستہ نہیں تھا، وہ کسی اور کے ساتھ وابستہ تھا، اس صوبے کے قانون میں ایڈوانس میں اگر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کوئی دے رہا ہے تو یہ پہلی بات ہے، جب جہاں دے گا تو وہاں ایکشن لیا جائے گا، اس کے باوجود میں اس مسئلے کو ان شاء اللہ حل کروں گا۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے، اکبر خان ان کے ساتھ آپ کوئی ٹائم رکھ لیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ جناب عنایت اللہ خان! یہ جتنی بھی رولنگز اس چیئر سے جاری ہوتی ہیں، اس کے لئے ایک

ایشورنس کمیٹی ہے تو جتنی بھی رولنگز ہیں وہ جناب سیکرٹری صاحب! ایشورنس کمیٹی کو بھیجیں تاکہ وہ انشور کریں کہ اس پہ Implementation ہو گی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مسند نشین: یہ 'کوئسچنز آور' ہے، کوئسچن نمبر 1768، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ! محکمہ صنعت و حرفت۔

* 1786 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹیکنیکل ایجوکیشن و کیشنل ٹریننگ اتھارٹی ایکٹ 2015 کے مطابق وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا ٹیوٹا کے چیئرپرسن ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیوٹا کے 11 اداروں کو پاکستان ایئر فورس کو ایک معاہدے کے تحت دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ پاکستان ایئر فورس (PAF) کے ساتھ ٹیوٹا کے کچھ اور معاہدے بھی ہوئے ہیں جس کے تحت اب تک 112.7 ملین روپے ٹیوٹا کے فنڈ سے PAF کو دیئے جا چکے ہیں اور مزید 1737.1 ملین روپے مزید دینے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مینجنگ ڈائریکٹر ٹیوٹا نے سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری خزانہ اور سیکرٹری قانون سے مندرجہ بالا فنڈ PAF کو دینے کے حوالے سے قانونی مشاورت مانگی تھی جس میں محکمہ قانون نے جواباً مینجنگ ڈائریکٹر ٹیوٹا کو آگاہ کیا تھا کہ PAF کے ساتھ تمام معاہدے اور فنڈز کی ترسیل غیر قانونی ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس غیر قانونی کام کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پاکستان ائیر فورس کے ساتھ ٹیوٹا بورڈ کی منظوری اور طے شدہ معاہدے کے تحت کل منظور شدہ رقم ادا کی جا چکی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Year	Developmental	Non-Developmental	Total
2015-16	115.363	11.033	126.396
2016-17	118.056	102.165	220.221
2017-18	1332.531	155.874	1488.405
2018-19	…..	153.673	153.673
Total	1565.949	422.475	1988.694million

(د) 2015 میں جو رقم ادا کی جارہی تھی، اس سلسلے میں محکمہ قانون کی طرف سے جو مراسلہ کے پی ٹیوٹا کو موصول ہوا تھا جس میں قانونی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی، تاہم بعد میں اس قانونی سقم کو دور کرنے کیلئے ٹیوٹا کے رولز میں 2015 میں ترمیم کی گئی، اب ٹیوٹا رولز 2017 کے مطابق ایئر فورس کو دی جانے والی رقوم کو قانون کے دائرے میں لایا گیا ہے۔

(ہ) قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیوٹا نے بورڈ کی منظوری اور معاہدے کے تحت مذکورہ ادارے پاکستان ایئر فورس کے حوالے کئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر!-----

جناب بہادر خان: نه، دا خو ښه ورځ نه وی، ما ورته روغه میاشت او کتل او بیا ماته وائی زه ئے کوم او اوس پرون ئے راته اووئیل چې نه ئے کوم، څنګه ئے نه کوی؟

جناب مسند نشین: بہادر خان صاحب! بیٹھ جائیں، آپ کے پاس اجلاس کے دوران ہی۔

جناب بہادر خان: زما نه، ما ورته اووئیل چې زه د ربانډې بیا استحقاق پیش کوم نو وائی چې دا هم اوکړه، د دې څه مطلب شو؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر موصلات و تعمیرات): جناب سپیکر! ابھی میں ان کے ساتھ اجلاس کے دوران بیٹھ جاؤں گا۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! سوال نمبر 1786 ہے، اس میں میں نے پوچھا ہے کہ کیا وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹیکنیکل ایجوکیشن و وکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ایکٹ 2015 کے مطابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا ٹیوٹا کے چیئرپرسن ہیں؟ جواب میں انہوں نے ہاں

لکھا ہے۔ میں اب اپنے سپلیمنٹری کی طرف آتی ہوں کہ پی اے ایف کے ساتھ انہوں نے یہ جو پاکستان ایئر فورس کے ساتھ جو ٹیوٹا کے کچھ معاہدے ہوئے ہیں، ان کا بھی انہوں نے 'یس' میں جواب دیا ہے اور پی اے ایف کو اس معاہدے کے تحت جو ہے وہ تو کم از کم 1988.694 ملین روپے جو ہیں وہ Release کئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! انہوں نے آگے یہ کہا ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ منیجنگ ڈائریکٹر ٹیوٹا نے سیکرٹری سٹیبلشمنٹ، سیکرٹری خزانہ اور سیکرٹری قانون سے مندرجہ بالا فنڈ پی اے ایف کو دینے سے قانونی مشاورت کی تھی؟ جس میں محکمہ قانون نے جواباً کہ منیجنگ ڈائریکٹر ٹیوٹا کو آگاہ کیا تھا کہ پی اے ایف کے ساتھ تمام معاہدے اور فنڈ کی ترسیل غیر قانونی ہے، انہوں نے بھی یہ مانا ہے کہ ہاں، یہ غیر قانونی ہے لیکن بعد میں انہوں نے کہا کہ اس سقم کو دور کیا گیا۔ جناب والا! ایک تو مجھے یہ بتائیں کہ جب ایک غیر قانونی عمل آیا، اس میں اتنے زیادہ، ملین کے پاکستان ایئر فورس کے ساتھ انہوں نے معاہدے کئے، اس کے بعد اتنے ملین کے بعد جو ہیں وہ تو قانونی اور غیر قانونی سقم کیسے جو ہیں انہوں نے اس کو حل کیا؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے؟ تو انہوں نے کہا کہ منظوری اور معاہدوں کے تحت اداروں کو پاکستان ایئر فورس کے حوالہ کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے یہ بتایا جائے کہ ایک سی ایم اپنی اتھارٹی کو Use کرتے ہوئے وہ کیسے اپنے ادارے پاکستان ایئر فورس کو حوالے کرتا ہے، اور ان کو اتنی بڑی رقم کی ترسیل بھی کرتا ہے اور پھر ان کے انڈر جو ٹیکنیکل ایجوکیشن جو ہے، وہ ان کو تمام ادارے جو ہیں وہ تو ان کے حوالے کر دیتے ہیں؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ آیا پاکستان میں جو ہے، ہمارے کے پی کے میں کیا ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے جو اس کو Take over کر کے اور اچھے طریقے سے ٹیکنیکل ایجوکیشن اور وہ تمام سہولیات فراہم کی جا سکیں یا ہمارے پاس وہ تمام ایکسپرٹس نہیں ہیں؟ اس کا جواب مجھے تفصیلاً چاہیئے کہ پاکستان ایئر فورس کو کیوں دیا گیا کیونکہ کے پی کے میں بہت سے ٹیکنیکل ایکسپرٹس ہیں، وہ موجود ہیں، بہت سے کالجز اگر یہ بنا لیتے تو شاید اس سے ہمارے زیادہ تر لوگ مستفید ہو سکتے تھے، مجھے اس کا جواب دیا جائے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی منسٹر لاء!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> شکریہ جناب سپیکر! میں نگہت بی بی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے سوال اٹھایا اور یہی سوال جب اٹھتا ہے تو کلیئر بھی ہو جاتا ہے اور بات

بھی سمجھ میں آجاتی ہے، بہت Important سوال ہے۔ سر! آپ کو جس طرح پتہ ہے کہ جہاں تک سوال کا تعلق ہے، یعنی اس کے جتنے بھی جز ہیں، تقریباً پانچ جز ہیں تو اس کا جواب، انہوں نے سوال پوچھا تھا اور وہ یہاں پر آگیا ہے، اس کے بعد انہوں نے کوئی Annexures بھی ساتھ میں ڈالے ہوئے ہیں، جہاں پر انہوں نے ڈیٹیلز مانگی تھیں تو وہ بھی جواب میں آگئی ہیں، اب یہاں پر جو انہوں نے سپلیمنٹری میں پوچھا ہے کہ یہ کیوں اس کی ضرورت پڑی؟ سر! جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن جو ہے، اس وقت اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے جس طرح یہ CPEC کا منصوبہ جو ہے یہ گراؤنڈ تک پہنچ گیا ہے، آگے جاکے یہاں پر ہمیں ٹیکنیکل لوگوں کی ہی ضرورت زیادہ پڑے گی، ہمیں یونیورسٹی گریجویٹس کی بھی ضرورت ہوتی لیکن اس میں ہماری اس وقت جو Requirement ہے وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن روز بروز یہ Requirement بڑھتی جائے گی، تو اس وقت جب حکومت نے اس Requirement کو دیکھا تو انہوں نے محسوس کیا کہ بہت عرصے سے یہ ڈیپارٹمنٹ ایک شکل میں ہے، اس کے بعد جو ٹیکنیکل ایجوکیشن ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ایکٹ ہے، جب یہاں سے ایکٹ پاس ہوا اور ٹیکنیکل ایجوکیشن ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ایکٹ جس طرح پنجاب میں تھا، میرے خیال میں اس کے بعد ہمارے صوبے میں یہ Technical Education Vocational Training Authority act, through an Act of this Assembly قائم ہوا، محسوس تو یہ کیا گیا کہ اس ادارے نے کوئی خاطر خواہ Achievements حاصل نہیں کی تھیں، اس وقت ایئر فورس کے پاس چونکہ یہ Expertise تھے، جو پچھلی ہماری کابینہ تھی یا وزیر اعلیٰ صاحب تھے، انہوں نے یہ محسوس کیا کہ بجائے اس کے کہ ایک تباہ حال ڈیپارٹمنٹ کو اسی طرح سے چلنے دیں اور صرف تنخواہیں لیتے رہیں، اس سے کوئی فائدہ نہ ہو تو یہ محسوس کیا گیا کہ ہم اس کو ایئر فورس کے ساتھ اس کی مدد اور معاونت لے کے اس ڈیپارٹمنٹ کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کریں، آپ کو خوشی ہو گی اور آنریبل میڈم کو بھی کہ اس کے بعد اس ڈیپارٹمنٹ کا جو ریکروٹمنٹ پراسیس ہے، اس میں جو Skills development کا پراسیس ہے، وہ بہتر حد تک Improve بھی ہو چکا ہے اور وہ لوگ جب ابھی آئیں گے اور نکلیں گے تو وہاں سے وہ آگے جاکے ان پراجیکٹس میں کام بھی کریں گے، ضرورت یہ تھی، قانونی بات انہوں نے پوچھی ہے، دو باتیں میں صرف بتانا چاہوں گا، ایک تو یہ تاکہ یہ ہر کسی گورنمنٹ میں جب اس طرح انسان بیٹھ جاتا ہے تو پتہ

بھی چل جاتا ہے کہ کبھی کبھار لاء ڈیپارٹمنٹ کو ہر سلسلے میں اور ہر ایک Decision میں لاء ڈیپارٹمنٹ کو Onboard لینا پڑتا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ کا یہ کام ہوتا ہے کہ اس میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کو پوائنٹ آؤٹ کرے تاکہ یہ دور ہو سکے، یہ نارمل پروسیجر کے تحت لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا تھا، وہاں سے جو نشاندہی کی گئی تھی تو وہ سقم جو ہیں وہ دور کئے گئے، باقی یہ چیف منسٹر صاحب نے نہیں کیا، یہ کیبنیٹ کی سینکشن سے ہوا ہے اور کیبنیٹ کے جو رولز آف بزنس ہیں، ہمارے 1985 کے مطابق، ہمارا جو آئین پاکستان ہے، اس کے مطابق کیبنیٹ جو ہے، یہ اس کا اختیار ہے کہ کسی بھی ادارے کے ساتھ کسی بھی دوسری آرگنائزیشن کے ساتھ کوئی معاہدہ کریں، یہ معاہدہ بھی اسی رولز کے تحت اور اسی 1985 کے رولز کے تحت پوری کابینہ نے اس کو سینکشن کیا ہے۔ بہر حال میڈم نے جو سوال اٹھایا ہے وہ پھر بھی اہم ہوگا، ہم میڈم سے ریکویسٹ کریں گے کہ آپ کے توسط سے اگر پھر بھی وہ محسوس کرتی ہیں کہ یہاں پر کوئی چیزیں ایسی ہیں جو Improve ہونی چاہیئں، وہاں پر کسی چیز کسی Defect کی نشاندہی کر سکتی ہیں تو ہم حاضر ہیں۔ میڈم اس ہاؤس میں ہماری سب سے Experienced parliamentarian ہیں، ہم ضرور ان کے مشورے کے ساتھ جائیں گے، ان کو Due weightage ضرور دیں گے، ریکویسٹ یہی ہے کہ وہ اگر مطمئن ہیں تو ہم باقی سوالوں کی طرف پھر بڑھتے ہیں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> جناب سپیکر! میں نے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اس سے Related ہے، ان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے بہت اچھی بات کی، کیبینٹ کو اختیار ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کیلئے، Improvement کے لئے کسی اور جگہ پر کچھ معاہدے کر لیں لیکن اس معاہدے کے بعد چونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس سے پہلے جو ٹیوٹا کے ساتھ معاہدہ ہو گیا، اس سے پہلے پولی ٹیکنیک ٹیکنیکل ایجوکیشن میں Night classes ہوا کرتی تھیں، ہزارہ میں میرے خیال میں تعداد 15 ہزار سٹوڈنٹس تھے، اب ہزارہ میں چھ ہزار سٹوڈنٹس رہ گئے، اسی طرح ان کی جو Performance ہے، ان کی وجہ سے صرف رنگ وروغن کے سوا اور کوئی Skill develop نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے کہ کمیٹی میں پوری پوری Screening ہو جائے، اس میں بہت زیادہ اس طرح نہیں، اور ٹیوٹا ان دونوں میں، کے پی والوں اور ہمارا جو اور یجنل ڈیپارٹمنٹ ہے، دونوں میں بڑا

Misshapen ہے، اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی وہ ساری معلومات ہمیں معلوم ہو جائیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں ان سے صاحبزادہ صاحب سے پہلے ایک ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں، میں بار بار کہہ رہا ہوں، ابھی کوئسچنز آور جو ہے اس کا ٹائم شروع ہو گیا ہے، مجھے پتہ نہیں ہے، بیس منٹ گزر گئے ہیں یا پندرہ منٹ جتنے بھی گزرے ہیں، میں یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں، Mover نے سوال پوچھ لیا ہے، ابھی آنریبل ہمارے ظفر اعظم صاحب نے اس کے اوپر سپلیمنٹری سوال پوچھ لیا ہے، اس وقت میرے خیال میں کمیٹی میں بھیجنے کا کوئی میٹریل نہیں ہے، اگر کوئی چیز وہ سامنے لے آئیں، دوسرا فریش سوال لے آئیں یا کوئی دوسرا کوئی میٹریل ہاؤس کے سامنے پیش کریں، باقی بہت اہم سوالات ہیں وہ بھی ہمارا ٹائم، ہم تو ایک سوال کے اوپر پورا کوئسچنز آور گزار لیں گے، ہمیں تو کوئی پرابلم نہیں لیکن میں یہی کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے، ممبرز نے محنت کی ہو گی، انہوں نے سوال پوچھنا ہو گا تو ریکویسٹ یہی ہے کہ سپلیمنٹری میں اتنی ڈیٹیل میں تو ہم جا نہیں سکتے، باقی اگر کوئی میٹریل ہے تو تب ہی ہم کمیٹی کے اندر جائیں گے۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر، شکریہ جناب۔ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، سوال نمبر 1796، برائے ماحولیات، ایک مرتبہ جب آنریبل منسٹر کوئی جواب دے دیتے ہیں تو اس کے بعد پھر سپلیمنٹری کوئسچن نہیں لیا جا سکتا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، روٹین یہ ہوتی ہے کہ جب تک اگر موؤر Satisfy نہیں ہوتا اور اس کے جو تین ضمنی سوالات ہیں وہ ضرور ہر کوئسچن کے ساتھ ہوتے ہیں، اگر ہمیں آپ لوگ ایک گھنٹہ پوائنٹ آف آرڈر پہ لگائیں تو پھر ظاہر ہے کہ پھر اس بات پہ مطلب کوئسچنز آور اگر آپ دیکھیں تو میرے پہلے کوئسچن سے شروع ہوا ہے اور وہ میں نے دو منٹ میں ختم کیا، آپ نے جواب دیا، پھر ایک سپلیمنٹری آیا۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دو سپلیمنٹری، چلیں ان کی طرف سے میں سپلیمنٹری پوچھ لیتی ہوں کہ اس میں جو دیر بالا اور دیر لوئر کے اگر آپ لوگوں نے یہ سکالرشپ پہ لوگ لئے ہیں تو دیر بالا اور دیر لوئر کو

اس میں کسی شخص کو بھی سکالرشپ پہ نہیں لیا گیا، آیا وہ کے پی کے کا حصہ نہیں تھا، یا کیا بات تھی؟ کیونکہ اس میں بہت زیادہ سوالات اٹھ رہے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ ٹائم ضائع نہ ہو، اگر آپ مجھے مفصل جواب دے دیں، میں اس کو کمیٹی کے حوالے بھی نہیں کروانا چاہتی ہوں، میں آپ سے یہ بات کروانا چاہتی ہوں کیونکہ ایک تو ہمارے کوئسچنز سال کے بعد آتے ہیں، ہم سے تفصیلات بھی بھول جاتی ہیں کہ ہم نے کیا پوچھا ہے، اس میں ہم جواب کیا دیں، اس میں ہوا کیا ہے؟ لیکن اگر آپ مجھے لوئر دیر اور اپر دیر کے بارے میں جواب دے دیں تو میں Satisfied ہو جاؤں گی اور Next question پوچھ لوں گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، کوئسچن نمبر 1796، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: هغوی دې وو تهنګ ته Put کړی۔

جناب مسند نشین: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! وہ تو اب اس میں نہیں ہوا ناں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! وہ دیر کا، میں صرف یہی کہوں گا کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسے لوگ ہیں جو وہ سمجھتے ہیں کہ میرٹ کے اوپر ان کو سکالرشپ نہیں دی گئی ہے، بالکل میں ایشورنس دیتا ہوں، مجھے ان کی ڈیٹیل دے دیں، اگر میرٹ کی خلاف ورزی ہوئی ہو، اس کے خلاف ایکشن بھی لیں گے اور ان کو ضرور سکالرشپ بھی ملے گی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! میرا بھی ضمنی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تین سے زیادہ ہو گئے ہیں، یہ تین سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہاں تین سے زیادہ، سر، ایک میں اور ظفر اعظم صاحب بولے ہیں، ان کو تو بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب مسند نشین: اچھا، صاحبزادہ صاحب چلیں آپ بھی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب! میرا جو ضمنی سوال ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح نگہت اورکزئی صاحبہ نے وضاحت کی، اس میں ڈیٹیل یہ ہے کہ دیر پائین اور دیر بالا چونکہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ مین پاور جو سعودیہ، خلیجی ممالک کو فراہم کرتی ہے، سب سے زیادہ لوگ ہمارے خلیجی

ممالک میں مزدوری کرتے ہیں، یہ ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہمارے جو ٹیکنیکل کالجز ہیں وہ اس لسٹ میں شامل کرنا، ایک طالب علم کو حالانکہ 22 سو سٹوڈنٹ صرف واڑی کے ٹیکنیکل کالج میں پڑھتے ہیں، اس طرح دیر پائین کے ٹیکنیکل کالج میں پڑھتے ہیں لیکن اس پورے معاہدے میں دیر بالا اور دیر پائین کے ہزاروں طالب علموں سے ایک کو بھی سکالرشپ نہیں دی گئی کہ وہ ٹریننگ حاصل کریں، میرے خیال میں ہمارے ساتھ انتہائی ظلم ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی منسٹر لاء۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> جی میں نے Already، نگہت بی بی نے بھی یہی سوال کیا تھا، میں مشکور ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کا بھی اور انہوں نے، بالکل میں ابھی ان کو آفر کر رہا ہوں، مجھے بتائیں، آپ مجھے نام دیں، ایک نام ہے، دو ہیں، تین ہیں، چار ہیں، جن کا حق ہے، آپ کے خیال میں ان کو میرٹ کے مطابق سکالرشپ نہیں ملی ہے، تو میں ضرور اس کے اوپر ابھی جو ہے، ان کو انسٹرکشنز دے کر، ڈائریکشن دے کر ان کو سکالرشپ ضرور ملے گی لیکن مجھے کم از کم بتادیں کہ کس کا اور اس کی کوئی میرٹ کی پالیسی بھی ہے، کوئی اس کے اوپر کوئی مارکنگ بھی ہے تو آپ بتادیں، ضرور ان شاء اللہ ان کو حق دیں گے۔ باقی میرے خیال میں ہاؤس میں میں نے آپ کو ایشورنس دے دی ہے، ابھی میں آپ کو آفر کر رہا ہوں کہ ابھی دے دیں، باقی میرے خیال میں اگر ہم آگے بڑھیں اور سوالات کی طرف زیادہ، میری ریکویسٹ یہی ہوگی، ٹھیک ہے، میں اس طرح پھر کرتا ہوں، ان کو اگر اس سے بھی مطمئن نہیں ہیں، میں ٹیوٹا کے ایم ڈی کو ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ وہ اس سارے پراسیس کو چیک کریں کہ دیر بالا اور دیر لوئر کے لوگ کیوں اس میں شامل نہیں ہیں؟ اس کا جواب ہاؤس کے سامنے پیش کریں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، کوسچن نمبر 1796۔

* 1796 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری Reserved فارسٹ زمین کسی اور مقصد کیلئے استعمال نہیں کی جاسکتی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2002 سے 2008 تک بعض بااثر افراد نے گلیات میں Reserved فارسٹ زمین پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گلیات میں فارسٹ کی Reserved زمین پر کن کن افراد کا ناجائز قبضہ ہے، نیز قابضین کے خلاف محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور محکمہ کی طرف سے قابضین کے خلاف اقدامات نہ اٹھانے کی وجوہات کیا ہیں؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) سال 2002 سے 2008 تک گلیات میں صرف دو کیس رجسٹرڈ ہوئے جس میں عبدالطیف عباسی سکنہ باڑیاں پنجاب نے جنگل سیر کمپارٹمنٹ نمبر 02 کو توڑ کر سرکاری زمین پر قبضہ کر کے گیراج اور سرونٹ کواٹر کے علاوہ ایک بڑا لان بنا لیا، جس کے خلاف PC No. 11/2002-03, PC No.01/2002-03 رجسٹرڈ ہوئے جبکہ بہت ساری ایسی زمین تھی جہاں پر بہت پہلے سے توڑ پھوڑ ہو چکی تھی کیونکہ اور بہت ساری جگھوں پر برجیات (Boundary pillars) اپنی جگہ سے تبدیل کر دی گئی تھیں، اس لئے سال 16-2015 میں سروے آف پاکستان کی خدمات حاصل کی گئیں اور سروے آف پاکستان کی نشاندہی کے مطابق 196 افراد سے 6632 کنال زمین قبضہ سے چھڑالی گئی ہے، جبکہ کچھ جگھوں پر 208 افراد کے پاس 984.5 کنال زمین جہاں پر مکانات، سکول، دکانات یا مساجد ہیں، کچھ کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں یا وہ کیسز ہیں جہاں محکمہ مال اور محکمہ جنگلات کے کاغذات میں فرق آرہا ہے۔ اب سروے آف پاکستان کے ساتھ معاہدہ کیا جارہا ہے، وہ گلیات میں محکمہ جنگلات اور محکمہ مال کے کاغذات میں تفریق کے ابہام کو دور کر سکے گا، نیز محکمہ جنگلات عبدالطیف عباسی سے دونوں کیسز جیت چکا ہے اور زمین قبضہ میں دے کر گیراج اور سرونٹ کواٹر توڑ چکا ہے اور برجیات (Boundary pillars) نصب کر دی گئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! پہلے تو میں یہ بتانا چاہتی ہوں، جیسا کہ ظفر اعظم نے کہا تھا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے لیکن مجھے پتہ ہے کہ آپ اس کو ظاہر ہے کہ ووٹنگ کے لئے Put کریں گے تو اس لئے میں اس پر، حالانکہ اس میں بہت زیادہ غبن ہے، اگر میں لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھوں تو جو کوسچین میں نے کیا ہے، اس میں اتنا زیادہ غبن ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی، اس لئے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جانا چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ ہم میناریٹی میں ہیں، آپ میجارٹی میں ہیں تو مجھے پتہ ہے، آپ اس کو ووٹنگ کے

لئے Put کریں گے حالانکہ میری خواہش ہوگی کہ ایسے سوالات کمیٹی کے پاس جانے چاہیئں کیونکہ کمیٹیاں اس لئے ہوتی ہیں تاکہ وہ ان پر Thoroughly بحث کریں۔ اس میں جو نقصان ہے وہ گورنمنٹ کا ہے، آپ کا نقصان ہو رہا ہے ناں، اب ہم تو گورنمنٹ میں نہیں ہیں کہ ہمارا نقصان ہو رہا ہے، اس کو کمیٹی میں Thoroughly check کیا جائے، تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اگر آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو مہربانی ہوگی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ ایک مرتبہ پہلے ان کے ساتھ، انہوں نے منسٹر لاء نے ایشورنس دی ہے، منسٹر لاء اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ہاؤس کو Put کر دیتا ہوں، اگر آپ ایک کوئسچن پر اتنا ٹائم لیں تو پھر آگے کوئسچنز جو ہیں وہ رہ جائیں گے، منسٹر کی ایشورنس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کی ایشورنس اور اس کے Compliance کے لئے ہمارے پاس ایشورنس کمیٹی ہے، اس کو میں ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو Proper take up کرے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ، اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں اسے ہاؤس کو Put کر دیتا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اگر آپ مہربانی کریں اور ہاؤس کو Put کر دیں تاکہ۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق</u>: سر، اس میں پھر میں ایک بات کرنا چاہوں گا، جناب سپیکر صاحب! میں اس میں پھر ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا، جناب سپیکر! میں پھر ایک ۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے، جی اسے ہاؤس کو Put کرتے ہیں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق</u>: سر! میں نے تو ریکویسٹ کی تھی کہ وہ Withdraw کر لیں، میں نے تو حل نکال لیا تھا کہ ٹیوٹا کے ایم ڈی کو ہم نے ڈائریکشن بھی دے دی تھی، بہرحال اگر پھر وہ کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں تو پھر وہ ڈائریکشنز میں پھر Withdraw کرونگا اور پھر کمیٹی میں جو بھی کارروائی ہوگی، میری ریکویسٹ یہی تھی کہ ان لوگوں کو جو وہاں پر Deserving لوگ ہیں، ان کو جلد ہی کوئی فائدہ ہو اور پھر کمیٹی کی میٹنگ تک آپ Wait کریں گے، اس میں دیکھیں، میں یہی ریکویسٹ آپ سے کر رہا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ ایم ڈی کو یہاں پر بلا کر ہمارے ساتھ ان کی میٹنگ کروا سکتے ہیں؟ ہم ان سے تمام یہ باتیں پوچھیں گے، چلیں اگر یہ کمیٹی

میں نہ جانے کے لئے یہ بضد ہیں تو ایم ڈی کو بلوالیں، ہم ان سے اس کوئسچن کے بارے سارا کچھ بھی لیتے ہیں، ہمارے جو علاقے اس میں Ignore ہوئے ہیں، جو میرٹ پر نہیں آئے ہوئے ہیں، وہ علاقے بھی اس میں Include کر دیں گے۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> آنریبل ممبر اگر اس کو Withdraw کرتی ہیں، اگر کمیٹی میں بھیجنے پر Insist نہیں کرتیں تو میں ایشورنس دیتا ہوں کہ ایم ڈی صاحب کو یہاں پر اسمبلی میں بلا کر ان دونوں کی میٹنگ کروادیتا ہوں اور وہ ان سے اپنے خدشات کا اظہار کریں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! کوئسچن نمبر 1796 میں میں نے فارسٹ کے بارے میں بات کی ہے اور انہوں نے مجھے سپلیمنٹری جو ہے، میں سپلیمنٹری پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو مجھے تمام، انہوں نے کہا کہ مقدمات میں اور جو گلیات میں زمین Occupy ہوئی ہے غیر قانونی طور پر، تو وہ جو ہے، اس پر کچھ لوگ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں لیکن جو مین بندہ ہے، اس کا نام اس میں بالکل نہیں ہے۔ جناب عالی! میں نے ان سے تفصیلات اس لئے مانگی تھیں کہ جہانگیر ترین صاحب جو ہیں انہوں نے بہت بڑی زمین پر Stay order لیا ہوا ہے جبکہ میں نے تفصیلات پڑھی ہیں، اس میں جہانگیر ترین صاحب کا نام ہی ہے، پہلے کوئسچن پر میں نے زور نہیں دیا لیکن اس کوئسچن پر زور ضرور دوں گی کہ میرا یہ کوئسچن یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ وہاں پر کون سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے سرکاری زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے، وہاں پر گھر بھی بنائے ہوئے ہیں، دکانیں بھی بنائی ہوئی ہیں اور پھر گلیات کا حسن بھی انہوں نے خراب کیا ہوا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ Inflation، آپ نے وہاں پر بہت بڑی زمین اس میں لی ہوئی ہے لیکن یہاں پر اس کا نام Mention نہیں ہے، میں نے تمام نام پڑھے ہیں لیکن جہانگیر ترین صاحب کا نام نہیں، تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اس کو میں ڈائریکٹ ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر، جب حکومت کا موقف آجائے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نہیں وہ۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر، جب حکومت کا موقف آ جائے تو پھر بیشک آپ، سر، حکومت کا موقف کم از کم آنے دیں،اس کے بعد میں ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، جناب چلیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میری گزارش یہ ہے،اس کا مطلب یہ نہیں کہ آج اپنے گاؤں کے لوگ ادھر چیئر پر بیٹھیں اور ادھر بھی ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نلوٹھا صاحب کو بولنے دیں جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: مجھے پتہ تھا، میں نلوٹھا کو بولنے دیتا ہوں۔

سردار اورنگزیب: مجھے بہت خوشی ہے کہ آج آپ چیئر کر رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب! اصل میں اس طرح ہے کہ میں نگہت اورکزئی صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے سے متعلق ایک کوئسچن لایا ہے، اس میں جو جواب دیا گیا ہے، اس میں سینکڑوں لوگ جو ہیں انہوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، ان کے نام لکھے ہوئے ہیں لیکن آگے ان کی پوری تفصیل نہیں دی گئی ہے، تو اگر کوئی پیدل چلنے کے لئے راستے کی درخواست دے، سیکرٹری صاحب کو یا کنزرویٹر صاحب کو تو وہ کہتے ہیں نہیں، ہم اس جنگل پر آپ کو پیدل راستہ بھی نہیں بنانے دیں گے، روڈ تو دور کی بات ہے اور جن لوگوں نے ذاتی مفاد کی خاطر اتنے بڑے پلاٹس کے اوپر وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے، اب اگر حکومت ان کے ساتھ کوئی رعایت کرتی تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو عام لوگوں کو جو وہاں کے رہائشی ہیں، جن کی گزرگاہیں ہیں، ان کے لئے راستے بند ہیں، Even یہ کہ ایک ہینڈ پمپ ایک شخص لگا رہا تھا ڈنہ میں، تو فارسٹ والوں نے اس کو ہینڈ پمپ نہیں لگانے دیا۔ اب یہ فہرست جو میں نے دیکھی ہے، یہ سینکڑوں لوگ ہیں، اس میں جناب سپیکر صاحب! میری بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ اس کو بیشک منسٹر صاحب سے پوچھ لیں، اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں، جنگل کا تحفظ چاہتے ہیں تو پھر حکومت Agree ہو گی کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر اس کی چھان بین کی جائے کہ کون لوگ ہیں جنہوں نے جنگل کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟

جناب مسند نشین: یہ جو اتنی بڑی لسٹ جو اس کے ساتھ ہے، آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں؟

جناب عنایت اللہ: سر! میں لوکل گورنمنٹ کا منسٹر رہا ہوں، یہ جو گلیات کے اندر قبضے ہیں، یہ بہت زیادہ ایشو اور بڑا سیریس ایشو ہے، اس کو اگر آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو اس میں حکومت کا بھی بھلا ہو گا۔ میرے

علم کے مطابق وہاں کے، Even وہاں بورڈ کے اندر جو گلیات کا بورڈ ہے، اس کے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کے پاس Extra lands ہیں، سرکاری Lands ہیں اور یہ بات اتنی آسان نہیں، میرا خیال ہے کہ یہ لسٹ جو ہے، یہ لسٹ کمپلیٹ بھی نہیں ہے، اس لئے میں میڈم کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ پلیز یہ آپ کی حکومت کے فائدے میں ہے، آپ کا ویسے بھی یہ منشور ہے، میرٹ پر کام کرنا آپ کا منشور ہے تو اس میں کیا برائی ہے کہ آپ اس کو اسمبلی کی کمیٹی کو بھیج دیں اور اسمبلی کی کمیٹی اس کو Fully scrutinize کرے۔ میرے خیال میں اس پر ووٹ بھی مت کریں، یہ آپ اپنے منشور کے خلاف ووٹ دیں گے، آپ جو میرٹ Claim کرتے ہیں، دعوے کرتے ہیں، اس کے خلاف آپ ووٹ دیں گے، Do not put it to vote، میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب مسند نشین: جناب منسٹر لاء۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میں اتنا ہی اس کے اوپر کہوں گا کہ جو انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ ریزرو فارسٹ زمین کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کی جاسکتی؟ اس کا جواب آگیا ہے کہ نہیں، پھر یہ ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ دو سے آٹھ تک بعض بااثر افراد نے گلیات میں ریزرو فارسٹ زمین پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے تو یہ بھی دیکھ لیں کہ یہ 2002 سے 2008 تک کا پریڈ ہے اور وہ بھی ٹھیک ہے، پھر انہوں نے پوچھا ہے کہ کن کن افراد نے کیا ہے اور قابضین کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں؟ ایک تفصیل جو ہے، اس کے اوپر کتنی ایف آئی آر ز تھیں، Boundary Pillars move کئے گئے تھے، کیا اس میں Violations ہوئی تھی؟ اس کے بعد یہ بڑا تفصیلی Annexure ہے، میرے خیال میں یہ کوئی تقریباً Ten pages کا ایک Annexure ہوگا جو By name اور ولدیت کے ساتھ ایک ایک بندے کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں کیا ہے؟ سر، حکومت نے جواب کمپلیٹ دے دیا ہے۔ اب دوسرا جو میڈم نے کوئی بات کی ہے، میری ایک ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہاں پر اگر رولز کو ذرا Follow کریں کہ اگر ہم دیکھیں تو رول 41 جو ہے، Admissibility of Questions تو اس میں (c)41 ہے کہ It shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations, epithets, or defamatory statements; سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر عنایت صاحب نے بھی کہا ہے کہ میرے خیال میں اور لوگ بھی ہیں، میڈم نے بھی کہا ہے کہ بس ان کے پاس کوئی ثبوت تو نہیں ہے لیکن ان کے خیال میں اس طرح کی کوئی بات ہے، نہ ثبوت ہے،

نہ کوئی Material evidence ہے، اگر ہوتا تو وہ ضرور Submit کرتیں، نہیں ہے۔ عنایت صاحب نے فلور آف دی ہاؤس ریکارڈ پر کہہ دیا کہ ان کا خیال ہے، تو سر، خیالات سے تو ہم کسی چیز کے اوپر Interfere نہیں کر سکتے اور وہ رولز کی بھی خلاف ورزی ہے، یہ میرے خیال میں اس کو۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: میری بات کو آپ غلط رنگ دے رہے ہیں۔

Mr. Chairman: No cross talk.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اس میں جو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عنایت اللہ صاحب! ان کو سنیں تو پھر بیشک آپ Comment کریں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! جو Individuals کے نام لئے گئے ہیں، میرے خیال میں یہ کوئی جائز بات نہیں ہے، وہ Expunge ہونے چاہیئں اور باقی گورنمنٹ نے جواب دے دیا ہے، ہم اس کو کمیٹی میں نہیں بھیجیں گے، ہم ریکویسٹ کریں گے کہ اس کو Withdraw کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس سوال میں میں جو مانگنا چاہ رہی تھی، وہ جواب مجھے نہیں دیا گیا ہے، تو ٹھیک ہے کہ آپ کی میجارٹی ہے، میں تو پہلے سے کہہ رہی ہوں کہ میجارٹی آپ کی ہے، آپ اس کو اگر کمیٹی میں نہیں بھیجنا چاہتے ہیں، رولز کے تحت یہ بھی ہے کہ جس کو کسچن پر اگر Mover مطمئن نہ ہو تو اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے، آپ پھر ایسی تمام کمیٹیوں کو توڑ دیں، آپ کمیٹیوں کو ختم کر دیں، کمیٹیاں جو ہوتی ہیں وہ Mini assemblies ہوتی ہیں، جہاں پر کوسچنز کو باقاعدہ طور پر Thoroughly check کیا جاتا ہے اور اگر میں نے ایک بندے کا نام لیا ہے، جو آپ کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، آپ کیلئے تمام کاروبار چلاتا ہے اور وہ سب کچھ کرتا ہے، اگر اس بندے کا نام میں نے لیا ہے تو کیا کوئی برائی کی ہے؟ کیا یہاں پر اگر زرداری صاحب کا جب نام لیتے ہیں تو ہم تو مائنڈ نہیں کرتے ہیں، جہانگیر ترین صاحب کے نام سے ان کو کیوں اتنا غصہ آتا ہے؟ اس میں ان کا نام نہیں ہے، میں نے نہیں کہا ہے، باقاعدہ اس پر جہانگیر ترین صاحب کا نام ہے، انہوں نے Stay order لیا ہوا ہے، میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، اگر آپ Put کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں، اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا، آپ اس کو ووٹنگ کے لئے ہاؤس کو Put کر دیں جی۔

جناب مسند نشین: اس کو ہم، خیر ہے اس کو ہم ہاؤس کو Put کرتے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! جو عدالت کی بات ہوئی ہے تو اس پر پھر یہ تو آ ہی نہیں سکتا، اس میں اگر رول 219 دیکھ لیں، اب تو اس میں (c) جو ہے، ‘‘refer to a mater of fact on which a judicial decision is pending;’’ تو وہ پھر ہو نہیں سکتا، بہر حال آپ ہاؤس کے سامنے رکھ دیں تاکہ ووٹنگ ہو جائے، میں تو ریکویسٹ ہی کر سکتا ہوں۔

جناب مسند نشین: ہاؤس کو Put کرتے ہیں جی، Is it the desire of the House that this Question may be referred to the committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Chairman: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

(شور)

جناب مسند نشین: اس کو Count کر لیتے ہیں جی، Those who are in favour may please rise that we، اس کو Count کرتے ہیں ناں۔

(شور)

جناب مسند نشین: Count کیسے کریں گے؟

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: اچھا، جو اس کے Against ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Chairman: . The motion is dropped. Question No, 1775 Janab Sahibzada Sanaullah.

* 1775 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے سال 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں گریڈ 2 سے لے کر گریڈ 18 تک کی Technical اور Non Technical انتظامی آسامیوں پر Contract

daily wagesاور مستقل بنیادوں پر کتنے ملازمین بھرتی ہوئے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے، نیز بھرتی ہونے والے ملازمین بشمول کلاس فور ملازمین کے نام ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور ڈومیسائل کی تفصیل شعبہ وار فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا میں مختلف کیڈر میں کل 65 اہلکار بھرتی ہوئے، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ سوال نمبر 1775 ہے اور جو جواب محکمے سے آیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! 2013 سے 2018 تک جو تفصیل میں نے سوال میں پوچھی تھی، میرے خیال میں 65 لوگوں کو انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ ان کو بھرتی کیا گیا ہے، حالانکہ اس میں صرف آٹھ لڑکے جو کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں، باقی سارے جو ہیں وہ پبلک سروس کمیشن جو ہے وہ چھپا نہیں سکتا اور جو غیر قانونی بھرتیاں اس میں ہوئی ہیں، اس کی لسٹ اس میں شامل نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے کوٹے کی بات کی ہے کہ کوٹے کے تحت بھرتی کی گئی ہے، یہ مجھے کوٹے کی وضاحت تھوڑا سا کر دیں؟ نمبر دو، جو پولیس کانسٹیبل کیلئے، ایکسائز میں جو اشتہار آیا تھا، اس میں ہزاروں Applicantsآئے تھے، اس پر ابھی تک کتنا عمل درآمد ہوا ہے؟ نمبر تین، پولیس کانسٹیبل جو بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے سکیل مجھے بتادیئے جائیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میرے خیال میں یہ بھی بالکل واضح ہے کہ جو انہوں نے سوال پوچھا تھا، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے کہ 2013 سے 18 تک گریڈ 2 سے لے کر گریڈ 18 تک جتنی بھی آسامیاں ہیں، اس میں وہ ساری ڈیٹیلز انہوں نے مانگی ہیں، تو ڈیپارٹمنٹ نے ان کو جواب دے دیا ہے کہ محکمہ میں کل 65 لوگ بھرتی ہوئے ہیں اور اس میں کلاس فور سے لیکر، یہ نہیں ہے کہ کلاس فور نہیں ہیں، کلاس فور بھی اس میں موجود ہیں، کلاس فور سے لے کر اوپر تک جتنا بھی ٹیکنیکل سٹاف ہے، یا کانسٹیبلز ہیں یا جتنے بھی لوگ ہیں تو وہ بھرتی ہوئے ہیں۔ سر! اس میں میرے خیال میں کوئی وہ نہیں ہے، یہ On record ہے، اس میں اگر کسی چیز کی وہ نشاندہی کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں، اگر انہوں نے کوئی ایک بندہ بھرتی کیا ہوا ہے اور اس میں ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے، بالکل وہ بتائیں لیکن میرے

خیال میں ان کے پاس بھی نہیں ہے۔ دوسرا انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کوٹہ کیا ہوتا ہے؟ ان کو پتہ بھی ہے لیکن صاحبزادہ صاحب سے کبھی کبھار میرا گلہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کبھی کبھار ذرا Ignore کر کے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے ذرا Home work کروائیں تو اس وجہ سے وہ پوچھ لیتے ہیں، سر! کوٹہ جیسا کہ سب کو پتہ ہے کہ جو دوران، In service فوت ہو جاتا ہے تو اس کو 100 percent کوٹہ ملتا ہے اور جو Retired employee ہوتا ہے تو اس کے لئے 25 percent کوٹہ ہوتا ہے تو انہوں نے کوٹہ کی بات کی ہے، باقی اس میں سویپرز جو ہیں، وہ بھی اس کوٹے میں آئے ہیں، ان کے لئے ایک قانونی گنجائش ہے کہ وہاں سے سویپرز کو جو بھرتی کیا جاتا ہے، تو اس کوٹے پر عمل درآمد ہوا ہے، باقی میں ان سے تو Open بڑا Transparently کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کے پاس کسی ایک بندے کا نام ہے کہ بھرتی ہوا ہے اور اس لسٹ میں اس کا نام نہیں ہے، بالکل وہ مجھے بتائیں، اس کے بارے میں کوئی Illegal کام ہوا ہے، مجھے ضرور بتائیں، ہاؤس کو بتائیں، پھر ہم اس کے اوپر ایکشن لیں گے۔

جناب مسند نشین: جی ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ منسٹر صاحب فرما رہے تھے، اس میں کوئی شک نہیں ہوتا کہ Deceased quota 100 percent ہوتا ہے اور Retired quota 25 percent ہوتا ہے، یہ پالیسی ہے اور قانون ہے لیکن اس کے ساتھ جو کانسٹیبل کا اشتہار آیا تھا، ابھی تک اس پر کتنا کام ہوا ہے اور جو لوگ باقی ہیں، انہوں نے امتحان بھی دیا تھا، Apply بھی کیا تھا، ان کا ابھی تک کیا ہوا ہے؟

جناب مسند نشین: جناب صاحبزادہ صاحب! یہ Fresh Question ہے، آپ اس پر Fresh Question لے آئیں تو ڈیپارٹمنٹ آپ کو تفصیلی جواب دے دے گا، یہ سپلیمنٹری میں نہیں آتا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! وہاں پر میرے ساتھ وہ ثبوت ہے وہ میں یہاں پر پیش کر دوں گا-----

جناب مسند نشین: ابھی تک آپ نے کوئی ایسی Solid چیز نہیں لائی جو میں کمیٹی کو ریفر کروں۔

جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! وہاں پر ہم ان کو ثبوت فراہم کر دیں گے، اگر ہم یہاں پر ثبوت لا دیں تو ایک سوال پر چار پانچ گھنٹے لگیں گے، اس لئے یہ سٹینڈنگ کمیٹی اس پر بن گئی ہے کہ جو سوالات ہیں تو وہ وہاں پر ریفر ہو جائیں، وہاں پر ثبوت ہے، جس کے پاس ہے وہ لے آئیں، آپ بتائیں۔ اس

وقت اگر منسٹر صاحب یہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ثبوت دے دیں، ثبوت ہم کمیٹی میں دیں گے، کمیٹی پھر فیصلہ کرے گی۔

جناب مسند نشین: جناب لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو لے آئیں، ضرور میں حاضر ہوں، ہم ضرور اس کو کمیٹی میں بھیجیں گے لیکن فی الحال تو ہم مفروضوں پر بات کر رہے ہیں کہ وہ کوئی اشتہار تھا، اس کے اوپر آپ سوال کریں گے، آپ کو بھی ابھی پتہ نہیں ہے کہ اس میں کیا Illegality ہوئی ہے؟ لیکن بعد میں اس میں Illegality بھی آئے گی، ابھی تو یہ مفروضوں پر بات ہے، اگر کوئی آپ کے پاس ہے تو آپ لے آئیں، سوال کا جواب سن لیں، اگر مطمئن نہ ہوں تو پھر کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔

Mr. Chairman: Arbab Sahib please, House in order. Ji Sahibzada Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ سٹینڈنگ کمیٹی ان وضاحتوں کے لئے بنی ہوئی ہے، اس کا کام تو یہی ہے، اگر آپ ریفر نہیں کرتے، آپ ہمیں سنتے نہیں، آپ ہمیں وضاحت کرنے نہیں دیتے ہیں تو پھر میرے خیال میں کمیٹیوں کا کوئی مطلب نہیں ہے، یہ کمیٹی میں ریفر کر دیں تو پتہ چل جائے گا۔ آج مجھے سوال کا جواب مل گیا، یہ تو پہلے مجھے بتانا چاہیے تھا کہ ہم آپ کو ثبوت لے کر دیتے۔

جناب مسند نشین: صاحبزادہ صاحب! آپ نے جو کوسچن کیا تھا، اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے، یہ آپ جو چیز پوچھ رہے ہیں یہ فریش ہے، اس پر آپ مزید Further نیا کوئی کوسچن لے آئیں تو ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ اس پر Respond کرے گا۔

Questions Hour is finished. Leave applications: Law Minister please.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! یہ تو سپیکر صاحب کی صواب دید ہے۔

جناب مسند نشین: آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو Continue کروں؟

اراکین: جی ہاں۔

جناب مسند نشین: بس ٹھیک ہے، Continue کریں گے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر!----

جناب مسند نشین: کرتے ہیں، جی خیر ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: کوئسچنز آور ختم ہو گیا تو پھر رولز میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ چونکہ پوری اپوزیشن کی وہ ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! نہیں، ہم تو نہیں کہتے (قہقہے) آ گے اور بھی۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! آپ گورنمنٹ سے Dictation لیتے ہیں۔

جناب مسند نشین: اچھا، نلوٹھا صاحب! سنیں، نلوٹھا صاحب! گزارش یہ ہے کہ Dictation اگر میں ان سے نہیں لوں گا تو Dictation میں آپ سے بھی نہیں لیتا (قہقہہ) Dictation میں آپ سے بھی نہیں لیتا، میں ایک کوئسچن اور لیتا ہوں، ٹھیک ہے نا۔

(شور)

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 1881، جناب احمد کنڈی صاحب! اس کا Reply نہیں آیا اور 1802 جناب احمد کنڈی صاحب! صنعت و حرفت، میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ Proper اپنے ٹائم پر وہ اپنے جوابات اسمبلی آفس کو Submit کر دیا کریں تاکہ جو آنریبل ممبرز ہیں اور جو گورنمنٹ ہے تاکہ اس پر بحث کرتے ہوئے ان کو آسانی رہے۔ کوئسچن نمبر 1907، جناب خوشدل خان صاحب موجود نہیں، کوئسچن 1872، جناب خوشدل خان صاحب موجود نہیں۔

جناب مسند نشین: محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، کوئسچن نمبر 1846 برائے آبکاری و محاصل۔

* 1846 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ کے پاس کتنی گاڑیاں تھیں اور نئی گاڑیاں کتنی خریدی گئی ہیں، نئی گاڑیاں کا غذات میں کس کو الاٹ کی گئی ہیں اور اس وقت ان گاڑیوں کو کون استعمال کر رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): محکمہ ہذا سیکرٹریٹ کے پاس کل سات عدد گاڑیاں ہیں جن میں چار عدد سوزوکی کلٹس گاڑیاں سال 2017 میں خریدی گئی ہیں، ان تمام گاڑیوں کی تفصیل درجہ ذیل ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ نے سال 18-2013 تک کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی۔

LIST OF AUTHORISED VEHICLES IN EXCISE, TAXATION AND NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT

S.No	Designation	Vehicle No
01	Secretary BPS-20	A-9191
02	Additional Secretary BPS-19	A-9292
03	Deputy Secretary BPS-18	B-1489
04	Deputy Director IT BPS-18	AB-1488
05	Economist BPS-18	A-8096
06	Tax Analyst BPS-18	AB-1487
07	Poll Vehicle	AB-1486

Section Officer (Adman)

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے محکمہ ایکسائز سے سوال کیا کہ 2013 سے 2018 تک کتنی نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں اور ان گاڑیوں کے کاغذات اور ان کا استعمال کن کے پاس ہے؟ اس کا محکمے نے مجھے جواب دیا ہے کہ اس وقت محکمے کے پاس کل سات گاڑیاں ہیں جن میں چار چھوٹی گاڑیاں اور دو میرے خیال میں بڑی ہوں گی، یہ نہیں بتایا گیا، میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ آیا پھر یہ کہاں سے وہ گاڑیاں رونما ہوئی ہیں جو پورے صوبے کے اندر ایکسائز کے نام سے پھرتی ہیں اور اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے؟ اگر سات گاڑیاں اس محکمے کے پاس ہیں تو وہ گاڑیاں کونسی ہیں یا وہ کہاں سے آئی ہوئی ہیں جو پورے صوبے میں پھر رہی ہیں؟

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب منسٹر لاء۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر شکریہ۔ یہ انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ کتنی گاڑیاں ایکسائز والوں کے پاس ہیں تو اس کی ڈیٹیل آ گئی ہے۔ ابھی اگر آگے ان کی کوئی، انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ کل سات عدد گاڑیاں ہیں جن میں چار عدد سوزوکی کلٹس گاڑیاں جو 2017 میں خریدی گئی ہیں اور ان کی تفصیل Annexure میں بھی ہے اور پھر ڈائریکٹوریٹ کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ کوئی نئی

گاڑی نہیں خریدی گئی ہے،ڈیپارٹمنٹ نے یہ سات گاڑیاں خریدی ہیں،ان کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں، A 9191, A 9292, AB 1489, AB 488, A 8096, AB 487, AB 486۔ سر، جو انہوں نے پوچھا تھا،اس کا جواب آ چکا ہے، بہر حال کسی اور چیز کی وضاحت چاہیے تو مجھے علم نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: منسٹر لاء، اس میں ایک تو نئی گاڑیوں کو انہوں نے Mention کیا ہے مگر محکمے کے پاس کتنی گاڑیاں تھیں؟ اس کا جواب نہیں ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! انہوں نے کہا ہے کہ 2013 سے 2018 تک محکمے کے پاس کتنی گاڑیاں تھیں اور نئی گاڑیاں کتنی ہیں؟ سر! ٹھیک ہے، جہاں پر حکومت Feel کرے گی کہ ممبر نے ٹھیک نکتہ اٹھایا ہے، ہم یہاں پر اس لئے نہیں ہیں کہ ہم کسی غلط چیز کو بھی Defend کریں، تو یہ میں بالکل، انہوں نے جو پرانی گاڑیوں کی وہ ڈیٹیل اور نئی گاڑیوں کی تو دے دی ہے لیکن جو موجودہ گاڑیاں تھیں وہ نہیں دی ہے۔ سر! میں Instruct کرتا ہوں، ایکسائز والے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ فوراً آپ ڈیٹیل ابھی منگوائیں، آپ ممبر صاحبہ کو دیں، اگر وہ مطمئن نہیں ہونگی تو اسی سیشن کے درمیان وہ اٹھیں اور پھر وہ بتائیں کہ اس کے اوپر پھر ہم جو بھی آفیسر اس میں ملوث پایا گیا اور جو ڈیٹیلز نہیں دی گئی ہیں تو یہ میں ایشورنس دیتا ہوں کہ آج ہی اگر یہ ڈیٹیل نہیں آئی اس ہاؤس تک تو ہم اس کے خلاف ڈسپلنری ایکشن آج لیں گے۔

جناب مسند نشین: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں سلطان خان صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن یہ کمٹمنٹ اگر کمٹمنٹ ہی رہے کہ یہ مجھے آج ہی موصول ہو تو کل ان شاء اللہ میں اس پر پھر دوبارہ بات کروں گی۔ جناب سپیکر صاحب! آپ نے میری بات پہ توجہ دی ہے، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ سلطان خان صاحب کی اگر کمٹمنٹ رہی اور یہ آج پوری ہو گئی تو ان شاء اللہ اگر مجھے مل گئی تو میں کل اس پر ضرور پھر دوبارہ بات کروں گی۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 1916، جناب عنایت اللہ صاحب برائے اوقاف و حج۔

* 1916 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کی بہت سی جائیداد پر دوسرے سرکاری محکمے بلا معاوضہ قابض ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے مذکورہ مسئلہ بار بار حکومت کے نوٹس میں لایا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جو محکمے اوقاف کی زمین پر کسی بھی صورت میں قابض ہیں، ان محکموں کے نام فراہم کئے جائیں، نیز حکومت قبضہ کب تک واگزار کرانا چاہتی ہے یا اس کے بدلے محکمہ کو معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کی بہت سی جائیداد پر دوسرے سرکاری محکمے بلا معاوضہ قابض ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے مذکورہ مسئلہ کئی بار متعلقہ محکمہ جات / سٹینڈنگ کمیٹی کے نوٹس میں لایا ہے۔

(ج) وقف املاک پر قابض سرکاری محکمہ جات کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاچکی ہے، اس سلسلے میں متذکرہ سرکاری اداروں کو لکھا گیا ہے کہ وہ محکمہ اوقاف کے ساتھ معاہدہ کرایہ داری پر دستخط کریں، معاہدہ کرایہ داری کی تفصیل بھی ایوان میں پیش کی جاچکی ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! جواب تو انہوں نے ٹھیک دیا ہوا ہے، میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی ایسی زمینوں کا ذکر کر دیا جائے، ان ڈیپارٹمنٹ کا ذکر کر دیا جائے جس پہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی زمینوں پہ مختلف ڈیپارٹمنٹ نے قبضہ کیا ہوا ہے، تو انہوں نے اس کا جواب دیا ہوا ہے، اس کی تفصیل بھی دی ہوئی ہے، اس بات کا جواب جو ہے، یہ کہ زمین پر قبضے کب تک واگزار کر سکتی ہے تو جو اس کا جواب ہے، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ بہت پہلے سے یہ بات چل رہی ہے، اس پہ حکومت نے، جب ہم حکومت کے اندر تھے تو میری سربراہی میں کمیٹی بنائی تھی اور اس کمیٹی نے Recommendations دی تھیں، اس کے بھی تین سال ہو گئے ہیں، ان Recommendations کو Implement نہیں کیا گیا۔ شرعاً یعنی شریعت کے مطابق اور پاکستان کے قانون کے مطابق اس صوبے کے اوقاف کے جو قوانین ہیں، اس کے مطابق وقف زمین کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹس کو نہیں دی جا سکتی ہے اور وہ اس ڈیپارٹمنٹ کی Consultation کے بغیر اس ڈیپارٹمنٹ کو اس کا Compensation

دیئے بغیر دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو نہیں دی جاسکتی ہے، اس پر ان ڈیپارٹمنٹ نے قبضہ کیا ہوا ہے اور پھر آپ کہتے ہیں کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ غریب ہے، اوقاف ڈیپارٹمنٹ اپنے لوگوں کو کرائے پر نہیں دے سکتا ہے، اپنے لوگوں کی تنخواہیں نہیں دے سکتا ہے تو وہ کیسے دے گا؟ جب آپ کے ایک ڈیپارٹمنٹ نے ان کی زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اربوں روپے کی جائیداد پر قبضہ کیا ہوا ہے، یہ مسئلہ بڑا پرانا ہے، اس طرح سادہ نہیں ہے کہ آپ لکھتے ہیں کہ ہم نے نوٹسز لکھے ہیں اور ان کے درمیان معاہدے ہو جائیں گے، اس طرح تو نہیں ہوں گے کہ آپ میری زمین پر قبضہ کر لیں اور پھر مجھے آپ بتائیں کہ آئیں میں آپ کے ساتھ، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے دو راستے ہیں، ایک یا تو اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ریفر کر دیں اور سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر تمام ڈیپارٹمنٹس کو بلائیں، اس کو Scrutinize کریں اور اس مسئلے کا حل اسمبلی کے اس فلور پہ Joint recommendation اس سٹینڈنگ کمیٹی کی Recommendation کی Light میں حل کریں، اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو میں ایک Citizen کی حیثیت سے یا ایک منتخب نمائندے کی حیثیت سے یہ کیس لے کر عدالت کے اندر جاؤں گا کہ حکومت نے مختلف سرکاری ڈیپارٹمنٹس نے اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی زمینوں کے اوپر قبضہ کیا ہوا ہے اور ان کو پیسے نہیں دے رہے ہیں، اوقاف کے ملازمین رل رہے ہیں، ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، آئمہ مساجد کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، مساجد نہیں چل رہے ہیں، تو اس لئے میرا یہ سوال جو ہے یہ بڑا Important سوال ہے، اس کو اس طرح Dispose of نہ کیا جائے، میں منسٹر صاحب سے Expect کرتا ہوں کہ وہ اس کو کمیٹی کے اندر ریفر کریں گے اور اس پر ووٹ نہیں کریں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب لاء منسٹر!

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! میں In principle کمیٹی کو ریفر کرنا، کوئی اتنا یہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ کوئی حکومت کو شکست ہوئی ہے یا جس طرح اکثر اس پہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی تو بنی ہی اس لئے ہے کہ یہاں پر ہاؤس میں فلور پہ بات ہوتی ہے تو وہ ایک زیادہ Unprepared بات ہوتی ہے، اس میں زیادہ کام کرنے کا جو مواد ہوتا ہے کسی ایک ایشو کے اوپر تو وہ پھر سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جاتا ہے، سر! میں بالکل یہ نہیں کہتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ایشوز نہیں جانے چاہئیں، میرے کہنے کا مقصد یہاں پر یہ ہوتا ہے کہ وہ ایشو جو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، جہاں سے اس کو فائدہ پہنچے، اس کو

Resolve کرنے میں تو میرا یہی اصول ہے اور میں ان اصولوں پہ کاربند رہتا ہوں، یہاں پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ڈیٹیلز آ گئی ہیں کہ مثلاً کتنی Properties ہیں، وہ تو عنایت اللہ صاحب نے بھی کہہ دیا ہے، میرے اپنے ضلع چارسدہ کی بھی ڈیٹیلز ہیں، مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ اس کی Property ہے، وقف اوقاف کی Property ہے، ابھی ایشو صرف یہ رہتا ہے کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ یہ جو ڈیپارٹمنٹ ان کے اوپر انہوں نے یا اپنے سکول بنائے ہیں یا ٹی ایم اے بنا ہوا ہے یا ڈی سی کا دفتر کہیں پہ بنا ہوا ہے تو یہ واگزار کرانا میرے خیال میں جب انہوں نے Committee head کی ہے تو عنایت اللہ صاحب کو یہ پتہ بھی ہوگا کہ میرے خیال میں اچھا راستہ یہ ہے کہ ابھی سکول کو ختم کرنا، اس میں کوئی وہ نہیں ہے یا ہسپتال کو ختم کرنا، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے، ڈی سی کے دفتر کو ختم کرنا لیکن میں Agree کرتا ہوں کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کو کوئی Compensation rent کی شکل میں جو ہے وہ ملے، تو جواب میں یہی کہا گیا ہے کہ ان کے ساتھ ہم یہ Rent agreements کرنا چاہتے ہیں، ابھی اس میں ہم دو راستے اپنا سکتے ہیں، ایک یہ ہے کہ ہم نے ایک آپریشن کرنا ہے، ایک تو پرائیویٹ قابضین ہوتے ہیں، انہوں نے قبضہ کیا ہوتا ہے، اپنے ذاتی فوائد کے لئے ایک، اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے سکول بنایا ہے تو اس میں اچھا کام ہو رہا ہے، کوئی برا کام نہیں ہو رہا ہے، یہ بھی بات درست ہے کہ چونکہ پراپرٹی اوقاف کی ہے تو ایجوکیشن والوں کو چاہیے کہ ان کو رینٹ دیں تاکہ اوقاف کا ریونیو بھی Generate ہو اور سکول بھی بند نہ ہو، تو میرا یہی خیال ہے کہ اس میں کوئی Disagreement نہیں ہے، حکومت بھی اسی راستے پر عمل پیرا ہے جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اوقاف کے لئے میں آپ کے توسط سے عنایت اللہ صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا سر۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عنایت اللہ صاحب!

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اوقاف کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے کہ اس پراسیس کو وہ Monitor کرے، بیشک یہاں پر جو اوقاف کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں مجھے پتہ نہیں ہے کہ کون ہیں؟ وہ میٹنگ بلالیں، اس کے اوپر سٹینڈنگ کمیٹی کا صرف یہ کام نہیں ہوتا کہ یہاں سے بزنس ریفر ہو اور وہاں پر Resolve ہو، سٹینڈنگ کمیٹی ویسے بھی ایک ایشو کے اوپر وہ افسران کو بلا سکتی ہے، اس کے اوپر چیک رکھ سکتی ہے، تو حکومت اپنا کام کر رہی ہے، ان شاء اللہ

اگلے مہینوں یا سال میں ہم دیکھیں گے، ان شاءاللہ یہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو اس بات کا پابند بنائیں گے کہ آپ اوقاف کے ساتھ Rent agreement کر لیں لیکن اگر سٹینڈنگ کمیٹی اس کے اوپر کوئی چیک رکھنا چاہتی ہے تو ضرور کرے، کوئی ایشو اس طرح ہے نہیں کہ ہم بھیج دیں ان کے پاس، ویسے بھی پراسیس تو شروع ہے۔

جناب مسند نشین: اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، جی آپ کو کوئی۔

Mr. Inayatullah: He is agreed please.۔اس کو بھیج دیں

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! اس ایشو کو بھیج دیں، یہ کوئی اتنا وہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Referred ji, is it desire of the House that the Question asked by honourable Member, be refered to the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. Referred ji. Item No. 3, Leave applications.

(Interruption)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): یہ سی پیک کے حوالے سے ایک سوال ہے، یہ عنایت اللہ صاحب کا ایک انتہائی ضروری سوال ہے، اس کو لے لیں جی، وہ بہت ضروری ہے، سی پیک کے حوالے سے سوال ہے، اگر وہ لے لیں تو میرے خیال میں آپ کے صوبے کی اس میں بہتری ہے تو یہ سوال لے لیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آنریبل لیڈر آف اپوزیشن اگر کہہ رہے ہیں تو ہمیں ان کی بات کو آنر کرنا چاہیے۔

قائد حزب اختلاف: مہربانی۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! دو کوسچنز ہیں، اگر وہ بھی لے لیں۔

جناب مسند نشین: دیکھیں، پھر اپوزیشن آپس میں فیصلہ کرلے، میں نے تو آنریبل لیڈر آف اپوزیشن کو آنر کیا ہے۔ کوسچن نمبر 1934، جناب عنایت اللہ صاحب برائے صنعت و حرفت۔

* 1934 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سی پیک کے تحت اکنامک زونز کی Mapping ہوئی تھی جس کی Prioritization بھی ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان اکنامک زونز کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ Prioritization کس بنیاد پر ہوئی تھی اور کتنے اکنامک زونز پر عملی کام کا آغاز ہوا ہے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) خیبر پختونخوا حکومت نے پہلے مرحلے میں رشکئی سپیشل اکنامک زون (RSEZ) کو CPEC framework کے تحت Prioritized کیا ہے۔ رشکئی کا انتخاب صوبے کا ایک مرکزی مقام اور افغانستان و وسطی ایشیاء کے نزدیک ہونے کی وجہ سے کیا گیا۔ RSEZ کے تعمیراتی کام کی منصوبہ بندی چائنا کی ایک سرکاری کمپنی CRBC کے ساتھ کی گئی۔ منصوبے کو صوبائی پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ قانون کے تحت پایا تکمیل تک پہنچایا جائے گا، پی پی پی کمیٹی نے مورخہ 16 اپریل 2019 کو RSEZ منصوبے کی منظوری دی اور اس کے بعد وزیر اعظم کے دورہ چین کے دوران اس معاہدے پر 28 اپریل 2019 کو دستخط ہوئے۔ RSEZ پر تعمیراتی لاگت کا تخمینہ 128 ملین امریکی ڈالر ہے جو کہ CRBC ادا کرے گی۔ اس منصوبے پر کام کا آغاز جولائی 2019 میں متوقع ہے، علاوہ ازیں اور کئی سپیشل اکنامک زون کی منصوبہ بندی بھی کی گئی ہے جس سے اقتصادی اور معاشی ترقی کو فروغ اور نوجوانوں کو روزگار کے متعدد مواقع میسر آسکیں گے۔ ان منصوبوں میں سر فہرست حطار سپیشل اکنامک زون کی توسیع اور مومند سپیشل اکنامک زون شامل ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! اس کا جواب انہوں نے مجھے نہیں دیا ہے، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ صوبے میں CPEC کے تحت اکنامک زون کی Mapping ہوئی تھی، جس کی Prioritization بھی ہوئی تھی؟ تو انہوں نے جواب لکھا کہ جی ہاں، اگر جواب اثبات میں ہو تو ان اکنامک زون کی تفصیل فراہم کی جائے؟ میں نے یہ پوچھا کہ پورے صوبے میں کہاں کہاں Mapping ہوئی ہے، Mapping کے اندر کون کونسی جگہیں ہیں، ان جگہوں کے نام مجھے دے دیں، انہوں نے صرف رشکئی سپیشل اکنامک زون کے اوپر پورا سوال جواب دیا ہے کہ رشکئی سپیشل اکنامک زون جو ہے، اس پر کام اس مرحلے میں ہے تو یہ جواب اس اسمبلی کا پریویلج اس سے مجروح ہوا ہے،

اس اسمبلی کو ڈیپارٹمنٹ نے Deceive کیا ہے، اس کو دھوکہ دیا ہے اور غلط جواب دیا ہے۔ یہ ہر سوال کا جواب اس طرح دیتا ہے کہ اب حمیرا خاتون بی بی کا جو سوال تھا، اس کے اندر بھی یہی Cheating کی گئی تھی کہ آپ کے بابک صاحب کہتے ہیں کہ میرے سوال کی بھی یہی حالت ہے، یہ تو بہت زیادتی کرتے ہیں، ہماری اس پوری اسمبلی کو یہ دھوکہ دے دیتے ہیں، آپ خود پڑھ لیں، آپ خود اس سے مطمئن نہیں ہوں گے، میں نے کہا کہ Mapping ہوئی ہے، یہ کہتے ہیں کہ بالکل Mapping ہوئی ہے، میں نے کہا کہ Mapping ہوئی ہے تو جن جگہوں کو Prioritize کیا ہے۔ پورے صوبے کے اندر وہ لسٹ مجھے فراہم کریں، یعنی Mapping پوری فراہم کریں، اس کے اندر Prioritization فراہم کر دیں کہ آپ کس اکنامک زون کے اوپر پہلے کام کرنا چاہتے ہیں اور کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے صرف رشکئی سپیشل اکنامک زون کی تفصیلات بتائی ہیں اور باقی بالکل مجھے وہ تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ دیکھیں، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے چترال کے اندر کیا چیز پلان کی ہے، آپ نے بونیر کے اندر کیا چیز پلان کی ہے، اب سوات کے اندر آپ نے کیا چیز پلان کی ہے، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہزارہ کے اندر کیا چیز پلان کی ہے، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے چکدرہ کے اندر کیا چیز پلان کی ہے، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے سدرن ڈسٹرکٹس کے اندر کیا چیز پلان کی ہے، میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے فاٹا کے اندر Erstwhile جو فاٹا ہے، اس کے اندر کیا چیز پلان کی ہے؟ یہ تفصیل آپ کے ساتھ موجود ہے اور آپ مجھے فراہم نہیں کر رہے ہیں، میں حیران ہوں کہ آپ کیوں اس قسم کی Incomplete information جو آپ اسمبلی کو فراہم کرتے ہیں، سارے کوسچنز پہ یہ کوئی Deliberate مجھے لگتا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ یا تو سلطان صاحب کو پھنسا دیتے ہیں یا اس اسمبلی کے ممبران کا استحقاق جو ہے، وہ مسلسل مجروح کرنے میں ان کو کوئی With impunity they do these thing; with impunity they do these thing.

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ میں نے اس لئے ریکویسٹ کی کہ چونکہ یہ سوال بھی بڑا اہم ہے اور پورے صوبے کے ساتھ معیشت کے ساتھ اس کا دارومدار بھی ہے لیکن میں نے خود بھی جب یہ سوال پڑھا تو بالکل انہوں نے ایک ایسا جواب دیا ہے کہ جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ آپ جان چھڑانے والی بات کر رہے ہیں، پہلے تو میں اس پہ تھوڑا سا وقت لوں گا کہ CPEC کیوں اس ملک میں اور یہ کیا ہے؟ پہلے جب میں فیڈرل منسٹر تھا تو میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے، اس وقت انہوں

نے چائنا جاکے Agreement کیا تھا، CPEC جو ہے، اس سے ہمارے جو انتہائی پسماندہ علاقے تھے، جہاں پر دہشت گردی تھی، جہاں پر لوگ نکلتے تھے، انہوں نے ایک سروے کیا کہ جو غیر آباد علاقے ہیں، جہاں پر Investment نہیں، ان کو بھی ہم آباد کرلیں گے اور وہاں پر پھر انہوں نے ایک روڈ یا روڈ کے ساتھ پھر اکنامک زون دیئے، انڈسٹریل اسٹیٹس دیئے، اب اگر آپ چائنا میں جائیں گے تو چائنا میں کوئی جگہ اس طرح نہیں ہے کہ کوئی ایک Backward area ہو اور ایک پسماندہ ہو، وہاں ایک ڈیویلپمنٹ ہے، یہ بھی اسی طرح تھا، اس کا جو روٹ ہے، یہ گلگت بلتستان سے شروع ہو کر اس طرح آپ کے ہاں سے نکل کر اسلام آباد تک اور دوسرا روٹ اس کا یہ حویلیاں سے نکل کر حویلیاں نہیں، یہ حطار سے نکل کر اسی طرح فتح جنگ، میانوالی، ڈی آئی خان، بنوں اور سیدھا ژوب اور پھر گوادر کو گیا ہے۔ ابھی اس پہ میں سی پیک کا ممبر تھا اور پندرہ لوگ تھے، ہم چائنا بھی گئے تو میں نے وہاں پر سوال کیا کہ آپ کا آئیڈیا کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم ان علاقوں کو لیں گے جہاں پر پسماندگی ہے، ابھی بھی میں آپ کو بتادوں کہ رشکئی میرا اپنا گھر ہے لیکن وہ اس پہ پورا نہیں اتر رہا ہے، ابھی بھی چائنیز جو ہیں اس کو اسی طرح Agree نہیں کر رہے ہیں، چونکہ یہ Developed area ہے اور یہ ہوا ہے، یہ بیک ورڈ علاقوں کے لئے کئے ہیں، ابھی جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ جب میاں نواز شریف صاحب پرائم منسٹر تھے تو انہوں نے ایک اکنامک زون کا اعلان کیا کہ ڈی آئی خان میں، ایک میں نے بنوں میں جلسہ کیا، ایک انہوں نے کیا بنوں میں، یہ ریکارڈ پر یہ ڈائریکٹیو ہے، میں ان شاء اللہ اسمبلی کے فلور پر آپ کو، سیکرٹری صاحب کو اور سپیکر صاحب کو بھی کہ آج ہماری یہاں پر پراونشل گورنمنٹ جو ہے، اس نے اس وقت بھی وقت ضائع کیا، ہمارے یہاں پر سی ایم نے کہا کہ میں نے اس پر سیکشن فور لگایا تھا، اور راستہ نہیں دوں گا، آپ کی سیٹ پہ ہمارے اسد قیصر صاحب تھے، وہ ہائی کورٹ میں کیس کے لئے چلے گئے تو اس وقت بھی صوبے کا بہت بڑا نقصان ہوا تھا، ابھی چونکہ اس وقت اس ملک کی معیشت کو، ویسے بھی چائنیز نے اپنے ہاتھ روک لئے ہیں جو ہمارا ژوب تک کنسٹرکشن روٹ ہے، وہاں پر این ایچ اے کے روڈ سے ملایا ہے تو کام رکا ہوا ہے، اس پہ تفصیلی بحث کرنی ہے۔ ایک تو اگر غلط بیانی کی گئی اور دوسرا اہم سوال یہ ہے، میں اس ہاؤس کی طرف سے گزارش کروں گا کہ یہ ایک سوال نہیں ہے، یہ سارے سوالات نامکمل ہیں، یہ آپ دیکھیں، ہمارا یہاں پر اس ایوان میں خرچہ ہو رہا ہے، میں نے پچھلے دن بھی سپیکر صاحب کو یہ گزارش کی کہ خدارا جمعہ کے دن آپ اجلاس بلاتے ہیں

اور پھر ہم ہفتے کو ٹی اے / ڈی اے بھی لیتے ہیں اور پھر Sunday کو بھی لیتے ہیں، صرف اس لئے کہ آپ اپنے دن پورے کر رہے ہیں اور پھر آپ یہ بھی بتاتے ہیں کہ میں بچت کر رہا ہوں اور سٹینڈنگ کمیٹی کا، جو اس کی Sitting ہے، ٹھیک ہے، آج تو میں پورے احترام سے التجاء کرنے والا ہوں کہ یہ ہمارا اور آپ کا آپس میں گھر کا مسئلہ ہے، صوبے کا مسئلہ ہے اور اس ایوان کا استحقاق ہر ایک سوال میں مجروح ہو رہا ہے، میں تو یہی گزارش کر رہا ہوں کہ ایک منٹ کا احتجاج ہم کرتے ہیں کہ کوئی محکمہ غلط سوال نہ بھیجے اور ایک منٹ کے لئے پورے ایوان کو ریکویسٹ کروں گا، اپوزیشن کو بھی اور گورنمنٹ کو بھی کہ وہ کھڑے ہو جائیں اور ایک منٹ کا صرف احتجاج ریکارڈ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے جملہ اراکین اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> کہ آئندہ کیلئے کوئی بھی اس ایوان کو ایسا سوال نہ بھیجے جو اس صوبے کی حق تلفی ہو اور سلطان صاحب سے بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ کی بڑی ذمہ دار حیثیت ہے، آپ یہاں پر دس محکموں کے سوالات ہمیں پیش کرتے ہیں، آپ نامکمل جواب جب دیکھتے ہیں تو رات کو پھر آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو ٹیلی فون کریں کہ آپ کا جواب غلط ہے اور آپ بھی ہمیں یہاں پر اس کے دلائل نہ دیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں، آپ گورنمنٹ کے ذمہ دار آدمی ہیں، میں تو آپ کو بھائیوں کی طرح دیکھ رہا ہوں، اس میں کوئی Doubt نہیں ہے، اس صوبے کے مفاد کی بات میں کر رہا ہوں، اگر آپ کے غلط بیانات اور جوابات آتے ہیں تو پھر میں گورنمنٹ کے ممبروں سے میں استدعا کرتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ پورے صوبے میں بہت سی سائیٹس ہیں، جواب غلط دیا گیا ہے، میں تو یہی گزارش کرتا ہوں کہ یہاں پر اس ایوان میں اس محکمے نے کیوں اس طرح جواب دیا ہے؟ تو پھر ہم یہاں پر ایک منٹ کھڑے ہو گئے، احتجاج پورا ہو گیا، باقی احتجاج ریکارڈ کیا گیا، یہاں پر سلطان صاحب سے ہم گزارش کریں گے کہ ہر آدمی کا جواب تفصیل سے ہو اور ہدایات دے دیں کہ آپ کے نہ سیکرٹری لیول کے لوگ آتے ہیں کہ وہ آپ کو یہاں پر جواب دے دیں، آپ کے یہاں پر جو منسٹرز ہیں، آپ شریف آدمی ہیں، آپ کی طرف جب ہم دیکھتے ہیں تو پھر آپ کا جو اپنا ایک رول ہے اور آپ کا انداز ہے تو پھر ہم آپ کی وجہ سے بہت چیزوں کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن اس اسمبلی کو جس طریقے سے حکومت لے رہی ہے، خدا کی قسم مجھے تو اس صوبے کی امید ہے، وزراء تو

نہیں آتے، وزراء صحیح جوابات نہیں دیتے ہیں اور آج دیکھیں نا، چھوٹی سی پارلیمانی غلطی ہو گئی، کوئی اس طرح تو نہیں ہے کہ غلطی پہ، اگر اللہ بھی انہیں معاف کرتا ہے-----

جناب مسند نشین: جناب اکرم درانی صاحب! آپ اس کو نسچن سے بہت دور جا رہے ہیں، آپ ذرہ سوال کی طرف آ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: یہ بات میں کر رہا ہوں کہ اس طرح نہ کریں اور اگر سلطان صاحب بھی تھوڑا سا ہمیں اس طرح جواب دے دیں جو اس صوبے کے مفاد میں ہو۔ تو یہاں پر بھی زون بنتے ہیں، یہاں پر بھی روٹ ہے کہ جن لوگوں کا Right ہے، ان لوگوں کو وہاں پر اپنا Right دے دیں، ورنہ یہ سی پیک پھر متنازع ہو جائے گا، جن لوگوں کے علاقوں سے یہ گزر رہا ہے، آپ کے علاقے سے گزر رہا ہے اور آپ کے ساتھ اگر ظلم ہو تو پورا ہزارہ نکلے گا، اب یہ سدرن ڈسٹریکس سے گزر رہا ہے، میرا اس میں حصہ نہیں ہو گا تو میں روڈوں پہ نکلوں گا کیونکہ اس میں میرا بھی حق ہے، میرے لئے کمٹمنٹ ہوئی ہے، اسی طرح بلوچستان میں جو Backward area ہے، اگر ان کے ساتھ انصاف نہ ہوا تو پورا بلوچستان، اس کو متنازع نہ بنائیں، میں نے تھوڑا سا ٹائم لیا، آپ کا مشکور ہوں لیکن چونکہ یہ سوال بہت اہم تھا، اس لئے میں نے اس کو اہمیت دینے کی کوشش کی۔

جناب مسند نشین: جناب لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بہت شکریہ۔ میں پہلے تو یہی ریکویسٹ کروں گا، کیونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا ایک نہایت ہی اہم رول ہے، سارے ممبرز، لیکن وہ بہت سینیئر ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے Agree کیا کہ کو نسچنز آور تو ختم ہو رہا تھا لیکن ان کے کہنے پر کہا کہ ٹھیک ہے، یہ کو نسچن لازمی دے دیں تو سر، میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ یہ آخری کو نسچن ہی ہے، اس کے بعد ہم آگے ایجنڈا کے اوپر جائیں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ ہم ضرور احتجاج کرتے، ہم تو گورنمنٹ میں ہیں، اگر کوئی ایسی بات ہوتی کہ ڈیپارٹمنٹ اپنا کام نہیں کر رہا ہے یا جوابات ٹھیک نہیں آ رہے ہیں تو پھر ہم احتجاج کے لئے یہاں پر نہیں ہیں، درانی صاحب کا Experience ہے، ان کا جتنا Experience ہے حکومت کے اندر، ہماری اتنی عمر ہو گی، میرے خیال میں یہاں پر آپ نے چیئر کیا ہے سیشن کو، تمام آنریبل ممبرز بیٹھے ہیں، ایک ایک سوال کا تفصیلی جواب آیا ہے، اس کے اوپر سپلمنٹری ہوئے ہیں، اس کے اوپر تفصیلات آئی ہیں تو ایسا

بھی نہیں ہے کہ بس سارے جوابات غلط ہیں اور سارے جوابات نہیں آئے ہیں، سارے جوابات آئے ہیں، اگر اس میں Fresh Questions ہیں تو ہم نے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ Fresh Questions کریں، اب صرف ایک ایشو پر اور وہ میڈم حمیرا خاتون صاحبہ کا میں نے بالکل Admit کیا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ پہلی دفعہ ہوا ہے یا اس دور میں صرف ہوا ہے، جہاں پر ہم سمجھتے ہیں کہ جواب پورا نہیں آیا ہے تو ہم پھر ڈیپارٹمنٹ کو میں نے بتایا ہے، میں نے Promise کیا ہے کہ آج ابھی اس سیشن اور اسی دن کے اندر اندر ان کو جواب مل جائے گا، جواب نہ ملا تو ان کا حق ہے کہ پھر 18 تاریخ کو یا 17 کو یا 16 کو جب بھی سیشن ہو گا، اس میں پھر وہ آئیں اور وہ بتائیں ان شاء اللہ کہ وہ جواب تو مل جائے گا۔ یہ صرف میں درانی صاحب سے کہہ رہا تھا کہ آپ احتجاج کریں، اس کو صرف Clear کرنے کے لئے۔ دوسرا اب یہ کوئسچن کی طرف میں آتا ہوں تو عنایت اللہ صاحب نے حسب معمول ایک اچھا کوئسچن پوچھا ہے اور ان کے پاس ذرا سا فائدہ اور Advantage یہ ہے کہ پانچ سال وہ ادھر ہی تھے تو سارے فیصلوں کے اندر وہ بیٹھے ہوئے تھے، ان کو زیادہ پتہ ہوتا ہے، میرے خیال میں زیادہ سوالات بھی اسی وجہ سے آرہے ہیں، لیکن اگر جواب ہم دیکھیں تو انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ صوبے میں سی پیک کے تحت اکنامک زون کی Mapping ہوئی تھی جس کی Prioritization بھی ہوئی تھی، تو وہ پہلا جز میرے خیال میں ٹھیک ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے، دوسرے جز میں ان کو ذرا سا وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جواب درست نہیں ہے، اگر وہ پڑھیں تو وہ ہے، اگر جواب اثبات میں ہو تو اکنامک زون کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ Prioritization کس بنیاد پر ہوئی تھی اور کتنے اکنامک زون پر عملی کام کا آغاز ہوا ہے؟ میں ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں کہ انہوں نے صرف ایک کو اٹھا کر رشکئی اکنامک زون کو، ویسے یہ بھی ایک بہت بڑی Achievement ہے، میں اس کیبنٹ میٹنگ میں موجود تھا، میرے خیال میں اور آنریبل کیبنٹ ممبرز جو ہیں وہ بھی موجود تھے کہ جب ہم نے توسیع کی اس Agreement کی، اور جب وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب 28 اپریل 2019 کو جب وہ چائنا میں تھے تو 28 اپریل کو رشکئی اکنامک زون کا جو Agreement ہے، جو معاہدہ ہے، اس کے اوپر چائنا اور پاکستان کے درمیان دستخط ہو چکے ہیں۔ یہ پہلا اکنامک زون ہو گا، پورے ملک میں، اس پر عملی کام شروع ہو گیا ہے، اس کی سائٹ بھی Determine ہو چکی ہے، اس کے لئے Agreement بھی ہو چکا ہے اور جو چائنیز کمپنی ہے، CRBC، یہ بھی آپ جان کر

خوش ہوں گے، ہاؤس کے سامنے میں رکھنا چاہ رہا ہوں کہ CRBC کو ہم صرف زمین دے رہے ہیں، CRBC اس پورے منصوبے کو فنانس کر رہی ہے، سارے جو پیسے ہیں، اس کے اوپر لگنے ہیں اور وہ چائنا لگا رہا ہے تو یہ میرے خیال میں ایک Achievement کے طور پہ آنا چاہیے کہ پورے ملک میں یہ پہلا اکنامک زون ہے جو پرائم منسٹر نے دستخط کر کے اور CRBC جو چائنیز ہے وہ اس کو فنانس کر رہے ہیں۔ سر! دوسرا انہوں نے جو گلہ تو نہیں کیا، گلہ کی بات نہیں ہے لیکن انہوں نے کہا Incomplete ہے Answer، اگر نیچے آپ اسی جواب میں آئیں تو اس میں یا تو عنایت اللہ صاحب نے دیکھا نہیں ہوگا، اس میں لکھا ہوا ہے کہ دو اکنامک زونز بتائے گئے ہیں، ایک حطار کا بتایا گیا ہے، حطار سپیشل اکنامک زون اور اس کی توسیع اور دوسرا جو کہہ رہے ہیں کہ جس طرح درانی صاحب نے بھی کہا کہ جو ہمارے Merged districts ہیں جو ابھی پہلے فاٹا کہلاتے تھے تو مومند اکنامک زون کا بھی انہوں نے بتایا ہوا ہے کہ یہ Priority میں حطار اور مہمند جو ہے وہ شامل ہیں اس میں، تو وہ جواب بھی آگیا ہے۔ باقی سر! میں تھوڑا سا آخر میں ایک منٹ لیتا ہوں، جو اس میں اس سے پہلے سوال تھا جو خوشدل خان صاحب نے میرے خیال میں آج، میں ذرا اس میں بھی تھوڑا سا Lighter note پہ ذرا مذاق کے طور پر بھی کبھی کبھار بات کرنی چاہیے، اس ہاؤس میں آج ہمیں پتہ لگا کہ وہ خوشدل خان صاحب جو ہیں وہ خیر خیریت سے حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں، میرے خیال میں ان کے لئے ادھر سب لوگوں نے دعائیں بھی کی ہیں اور ہم نے کہا کہ چلیں، ہم تھوڑا بہت وہ حج میں ہمارے لئے بھی دعائیں کریں گے، یہاں پر اور دوست ان کی جگہ پھر Representation کریں گے، میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ جو Agreements ہیں، باقی اس سوال میں اس کی ڈیٹیل دی گئی تھی تو میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ نے محسوس کیا ہوگا کہ یہ ڈیٹیل ویسے بھی ہاؤس کے سامنے رکھ دی گئی ہے تو یہاں پر کاپی کی فوٹو نہیں ملی جو اس جواب کے ساتھ منسلک ہے، اس میں یہ ہے China road and bridge company کا یہ حطار سپیشل اکنامک زون ہے۔۔۔۔۔

(ظہر کی اذان)

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میں کہہ رہا تھا، اذان سے پہلے جو خوشدل خان صاحب کا ایک سوال تھا، اس سے پہلے اس کے ساتھ آپ خیر دیکھ لیں، چیک کر لیں، آپ نے اس لئے نہیں دیکھا ہوگا کہ وہ آپ کے جواب کے ساتھ نہیں لگا ہوا تھا، اس کے ساتھ بھی ایک کاپی لگنی چاہیے تھی، تو اس ڈیٹیل

میں انہوں نے یہ سارا دیا ہوا ہے، Investment details بھی دیئے ہیں، حطار سپیشل اکنامک زون ہے، مانسہرہ سپیشل اکنامک زون ہے، اس کے علاوہ کوہاٹ سپیشل اکنامک زون ہے۔ South کی بات درانی صاحب نے بھی کی اور پھر اس کے بعد اور پراجیکٹس ہیں، Development of Southern KP ہے، Rail Cargo System ہے، پھر Collaboration for Infrastructure ہے، پھر اور بھی ہیں لیکن چونکہ یہ تو اکنامک زونز کے بارے میں ہیں، تو یہاں پر وہ ڈیٹیلز دی گئی ہیں، میرے خیال میں جس طرح اس جواب کا اسی پیرا کو میں سمیٹ لوں گا کہ یہ ہمارے لئے فخر کی بات بھی ہے اور Achievement کی بات بھی ہے کہ اگر ہمارے صوبے نے اس میں سب سے پہل کی ہے، اکنامک زون کے لحاظ سے پہل کر گیا ہے کہ Agreement یہ بھی Sign ہوا ہے، کہ جو رشکئی سپیشل اکنامک زون کا Sign ہوا ہے اور اس کے اوپر Commitments بھی آچکی ہیں، فنانس بھی چائنا کرے گا، اس کے لئے جو زمین کا تعین بھی کر دیا گیا ہے، اگر آپ موٹروے سے آتے ہیں تو جب آپ کا پشاور کی طرف رخ ہوتا ہے تو یہ Right side پہ یہ جو زمین ہے، یہ رشکئی سپیشل اکنامک زون کی ہے، تو میرے خیال میں یہ ہمارے لئے Achievement کی بات ہے اور باقی بھی جو صوبے کا حق ہے، درانی صاحب نے ٹھیک بات کی کہ کچھ ایشوز ایسے ہیں کہ وہ صوبے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ سیاست سے پارٹیوں سے ان کا تعلق نہیں ہوتا ہے، مجھے یاد ہے کہ پچھلے دور میں اس وقت میں منسٹر تو نہیں تھا لیکن درانی صاحب نے اور مولانا فضل الرحمان صاحب نے ایک آل پارٹیز کانفرنس بھی Arrange کی تھی، یہاں پر رنگ روڈ میں جوان کا مرکز ہے تو میں گیا تھا، ادھر بھی میں نے بھی شرکت کی تھی، یہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب بھی اس میں شریک ہوئے تھے، تو یہ ایشو ایسا ہے کہ اس میں ہم سب نے صوبے کے حقوق جو ہیں وہ ان شاء اللہ ہم لیں گے، اس میں کوئی Compromise نہیں ہوگا اور فیڈرل گورنمنٹ سے ہو یا کسی دوسرے صوبے سے ہو یا کسی دوسرے ملک کی حکومت سے ہو، ہم اپنے حق کے اوپر ڈٹے بھی رہیں گے اور ان شاء اللہ جس طرح ہم رشکئی اکنامک زون لے کر آئے ہیں، پاکستان میں پہلا اس طرح، باقی جو روڈز کے پراجیکٹس ہیں، انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس ہیں، ان میں بھی ان شاء اللہ خیبر پختونخوا سب سے سر فہرست ہوگا جی۔

جناب عنایت اللہ: I do not expect politics from Sultan Sahiab، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمیں سیاسی طور پہ Handle نہ کریں، سلطان صاحب جو ہیں، I consider him a clear headed man اور وہ جب بھی ہم اسمبلی کے اندر کوئی نکتہ اٹھاتے ہیں تو ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ At time ہمارے ساتھ Agree کرتے ہیں لیکن اس مرتبہ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ سوال کمپلیٹ ہے؟ میرے اس سوال کے ساتھ جو آپ لسٹ پڑھ رہے ہیں وہ لسٹ نہیں ہے، میرے اس کمپیوٹر کے اندر وہ لسٹ نہیں ہے، میرے اس Colleague کے کمپیوٹر کے اندر نہیں ہے، میرے اس Colleague کے کمپیوٹر کے اندر نہیں ہے، یہاں نہیں ہے، یہاں ہمارے درانی صاحب کے ساتھ نہیں ہے، تو یہ آپ Deliberately کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے ساتھ وہ لسٹ تھما کر اپنے ہاتھ میں رکھ کر خود پڑھ لیتے ہیں اور ہمیں نہیں تھماتے ہیں، ہمیں نہیں دیتے ہیں کہ ہم اس کو پہلے سے پڑھ لیں اور کوئی آپ کو Informed response دے سکیں، یہ Deliberately میں جو کہتا ہوں کہ Deliberately ہوتا ہے، اس لئے Deliberately ہوتا ہے کہ میں مؤثر ہوں، آپ سے زیادہ مجھے اس لسٹ کی ضرورت ہے کہ آپ مجھے دے دیتے، اس لئے آپ کو یہ بات Admit کرنی چاہیے کہ سوال کا جواب Incomplete ہے۔

جناب مسند نشین: جناب شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میرے خیال سے جو اپوزیشن کو کسچنز آور میں آتی ہے، جب کو کسچن پوچھتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈیٹیل میں ان کو پتہ چلنا چاہیے اور میرے خیال سے ہر ایک کا حق ہے کہ جو بھی اس اسمبلی میں بیٹھتا ہے، اس کا حق ہے کہ اس کو پوری طرح معلومات ہوں کہ حکومت کیا کر رہی ہے، صوبے کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ میرے خیال سے جتنے بھی محکمے ہیں، اگر وہ ڈیٹیل سے جواب نہیں دیتے تو یہ ان کے پارٹ پہ ہونا چاہیے، ہم ان کو سپورٹ نہیں کریں گے، آئندہ غلطی کریں گے تو میرے خیال سے ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہیے، یہ اب مزید نہیں چلے گا، یہاں ہم بیٹھ کے خواہ مخواہ اگر ایک صفحہ یہاں پہ موجود ہے تو وہاں کیوں نہیں دیا گیا؟ میرے خیال سے اس کا بالکل آئندہ نوٹس لینا چاہیے اور ہم ان شاء اللہ لیں گے، جو بھی محکمہ غلط کام کرے گا،

جو Properly جواب نہیں دے گا، In time جواب نہیں دے گا، میرے خیال سے ان کے خلاف ان شاء اللہ ایکشن لیں گے۔

جناب مسند نشین: Appropriate بات ہے، Ji, leave applications۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ایک بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ مجھے Leave applications لینے دیں تاکہ یہ ٹھیک ہے جناب۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں Rule-38 کے تحت جو جوابات ہیں، وہ اسمبلی کے سامنے Lay کرنا چاہتا ہوں، بس یہ موشن ہے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! یہ مشیر صاحب نہیں آتے، یہ اتنی مراعات اور تنخواہ لیتے ہیں اور پھر بھی اسمبلی میں نہیں آتے، بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ جو وزیر اسمبلی میں نہیں آتے، اس کی تنخواہ روکنی چاہیے اور جو Concerned Minister ہے، وہ ہیں ہی نہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نلوٹھا صاحب! یہ Leverage لے رہے ہیں، ذرا وہ پرانی دوستی کی۔

سردار اورنگزیب: اس پہ سپیکر صاحب نے رولنگ بھی دی تھی لیکن سپیکر صاحب کی رولنگ کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کی مصروفیت ہو سکتی ہے، ہم مانتے ہیں کہ ان کی جگہ لاء منسٹر صاحب جواب دیتے ہیں، میں میٹھی گولی تو نہیں کہوں گا لیکن بہت میٹھے انداز میں ہمیں یہ مسکرانے پر مجبور کرتے ہیں کیونکہ یہ ہماری طرف سے گئے ہیں، اندر یہ خدا کے فضل سے اس لئے ان شاء اللہ Trained شدہ ہیں لیکن بہت دکھ کی بات ہے کہ جو فہرست ہے، ایڈوائزر ہیں اور جب اپوزیشن لیڈر صاحب نے اس کی انکوائری کی، بلین ٹریز کی بات کی، تو اس میں بھی گول مول کر دیا گیا، آج 75 percent اس صوبے کے جنگلات کو انہوں نے آگ لگوا دی ہے، خود آگ لگوائی ہے، ان کے اوپر ایف آئی آر کی جائے، جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی میں جواب دینے کے لئے کیوں نہیں آتے؟۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نلوٹھا صاحب! Kindly اس کو جب آپ کا کوسچن آئے گا۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! یہ میرا کوسچن ہے نا؟

جناب مسند نشین: نہیں، ابھی کوئسچنز آور ختم ہو گیا، ٹھیک ہے، ختم ہو گیا، اب مہربانی کریں، آپ تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جائیں، The replies of the Questions stands laid۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

1907 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سونامی بلین ٹری منصوبہ کا دوسرا مرحلہ کب شروع ہوگا، اس منصوبے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور بجٹ کس مد سے خرچ کیا جائے گا، اس میں کل کتنے کس قسم کے پودے لگائے جائیں گے، اس کے لئے کیا طریقہ وضع کیا گیا ہے، نیز اس منصوبہ کے لئے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا اور بھرتی کا طریقہ کار کیا ہوگا، اس منصوبے کے لئے جو ٹھوس منصوبہ بندی کی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): 10 بلین ٹری سونامی منصوبہ جو کہ وفاقی اور صوبائی حکومت نے مل کر شروع کیا ہے، اس منصوبے کے تحت پانچ سال کے عرصہ میں صوبہ خیبر پختونخوا میں صوبائی کابینہ کی فیصلے کے مطابق ایک ارب پودے لگائے اور اگائے جائیں گے، اس Project کا کل تخمینہ 27 بلین روپے ہے، چونکہ یہ منصوبہ وفاقی اور صوبائی حکومت کے باہمی اشتراک سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا، اس لئے 50 فیصد لاگت یعنی 13.5 بلین رقم وفاقی حکومت اور باقی 50 فیصد 13.5 بلین رقم صوبائی حکومت مہیا کرے گی اور یہ رقم صوبائی اے ڈی پی سے فراہم کی جائے گی، اس منصوبے کے تحت تقریباً 42 اقسام کے پودے لگائے جائیں گے، اس Project کے لئے جو طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، اس کے مطابق 50 فیصد پوداجات بذریعہ قدرتی نوپود حاصل کئے جائیں گے، 30 فیصد بذریعہ شجرکاری اور (Sowing) (تخم ریزی) سے حاصل کئے جائیں گے، جب کہ 20 فیصد پودہ جات لوگوں میں فارم فارسٹری کے لئے مفت تقسیم کئے جائیں گے، اس منصوبے کو بذریعہ Forest Department لاگو کیا جائے گا اور Work charge پر Labour کے ذریعے کال کیا جائے گا، اس منصوبے کے لئے جو ٹھوس منصوبہ کی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیل اس Project کے PC-I میں موجود ہے۔

1872 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے سال 2013 سے 2018 کے دوران صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے بیرونی ممالک میں سیمینار منعقد کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران کن کن ممالک میں سیمینار منعقد کئے گئے تھے، ان ممالک اور وفد میں شریک افراد کے نام، عہدہ، تجربہ اور مدت قیام ہر ملک کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن جن ممالک کے ساتھ، جن جن شعبوں میں تجارتی معاہدوں پر دستخط کئے گئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ عرصہ کے دوران بیرونی ممالک میں منعقد کئے گئے سیمینارز پر آنے والے اخراجات کی ہر ملک کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ صنعت و حرفت کے ذیلی اداروں نے سال 2013 سے 2018 کے دوران صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے بیرونی ممالک میں درج ذیل سیمینارز منعقد کئے ہیں۔

(1) Economic Revitalization KPK/FATA(ERKF) صوبائی حکومت نے خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ کے ذریعے ملٹی ڈونر ٹرسٹ گرانٹ کی مالی معاونت سے فروری 2015 میں دوبئی میں عالمی سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی گئی تھی، جس کا بنیادی مقصد صوبہ خیبر پختونخوا کے مثبت تاثر کو اجاگر کرنا اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا تھا۔

(i) مذکورہ عرصے کے دوران صرف دوبئی میں ایک بین الاقوامی سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی گئی تھی، اس کانفرنس میں خیبر پختونخوا کے 31 افراد پر مشتمل اعلی سطحی وفد نے شرکت کی تھی جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل پراجیکٹس شو کئے گئے تھے۔

(1) خیبر آئل ریفائنری ضلع کرک (2) ٹورسٹ ریکریشن سپورٹس فیسلیٹیز اور ٹیم پارک ہنڈ ضلع صوابی (3) ڈیٹس فارمنگ اینڈ پراسسنگ یونٹ ضلع ڈی آئی خان (4) شپ فارمنگ جبہ ضلع مانسرہ (5) ٹورسٹ ریزٹ، تحصیل تخت بھائی ضلع مردان (6) ایوبیہ چیئر لفٹ اپ گریڈیشن اور نتھیا گلی ٹھیم پارک۔

اس کانفرنس کے دوران 1.2 بلین ڈالر کی Letter intents (LOIs) پر دستخط کئے گئے تھے جس میں آئل اینڈ گیس، ہائیڈرو پاور اور سیاحت کے شعبے شامل تھے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) اس بین الاقوامی کانفرنس پر آنے والے اخراجات ورلڈ بنک کے ملٹی ڈونر ٹرسٹ فنڈ ERKF سے کے ذریعے کئے گئے۔ صوبائی حکومت کے خزانے سے مذکورہ کانفرنس پر کسی قسم کے اخراجات نہیں ہوئے، اس بین الاقوامی کانفرنس پر کل خرچے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سفری اخراجات 4,026,480 روپے۔ رہائش ایونٹ ہال چارجز رینٹ اخراجات 11,208,072 روپے دیگر اخراجات 10,345,502 روپے مینجمنٹ فیس 7,272,000 روپے ٹوٹل خرچہ 32,852,054 روپے۔

خیبر پختونخوا مینجمنٹ اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ کمپنی (KP-EZD MC)

اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں 2017 میں بیجنگ میں خیبر پختونخوا روڈ شو منعقد کیا گیا، روڈ شو 70 افسران اور 400 مندوبین پر مشتمل تھا۔ 100/125 کمپنیز نے اس تقریب میں شرکت کی، تقریب میں خیبر پختونخوا حکومت کے وزراء اور لوکل گورنمنٹ کے اراکین شامل تھے جن میں پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ٹورازم اور صنعت و تجارت سر فہرست ہیں، روڈ شو کا مقصد صوبے میں ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاری لانا تھا، صوبائی وزراء اور دیگر افسران جنہوں نے مذکورہ روڈ شو میں شرکت کی تھی، ان کی تفصیلی لسٹ بھی ایوان کو فراہم کی گئی، KP-EZDMC کی جانب سے مندرجہ ذیل جملہ ارکان نے کے پی شو میں شمولیت کی تھی۔

(1) غلام دستگیر، چیئرمین (2) محسن سید چیف ایگزیکٹیو (3) حسن انصاری چیف اسٹریٹیجی (4) عادل صلاح الدین چیف کمرشل (5) علی محمود، چیف آئی ٹی اینڈ پاور (6) فیصل حیات کمرشل منیجر گدون

(7) علی اوزگن ہیڈ آف بزنس ڈیویلپمنٹ اینڈ میڈیا (8) توصیف الدین حیدر منیجر ایڈمن اینڈ پروکیورمنٹ (9) مریم اقبال ایگزیکٹیو کوآرڈینیٹر (10) علینہ ھدیٰ ایگزیکٹیو کمرشل (11) رافع مشتاق ایگزیکٹیو ایڈمن۔

کے پی روڈ شو میں شمولیت کرنے والے روڈ شو صوبے میں سرمایہ کاری و نجی سرمایہ کاری لانے میں کافی حد تک کامیاب رہا اور سرمایہ کاروں کا رجحان ابھی تک بڑھا ہوا ہے، اس شو نے عالمی سطح پر صوبہ خیبر پختونخوا اور ملک کی مثبت رونمائی کی اور یہ حکومت خیبر پختونخوا کا ایک بہترین قدم رہا، ہم پر امید ہیں کہ ایسے اقدامات مستقبل میں بھی صوبے کی ترقی اور چینی کمپنیوں کی سرمایہ کاری کا باعث بنیں گے اور اس کے علاوہ KP-EZDMC اور چائنا روڈ اینڈ برج (سی آر بی سی) کے مابین ایک ایم او یو دستاویز پر بھی دستخط کئے گئے۔ اس روڈ شو کے اخراجات کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے فنڈز کا بندوبست کیا تھا جبکہ KP-EZDMC کو صرف سہولت کاری کا فرض سرانجام دینے کے لئے فنڈز دیئے گئے تھے اور اپنے وسائل میں سے کسی قسم کا کوئی خرچہ نہیں کیا، اخراجات اور دستخط شدہ MOUS کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئیں، اس کے علاوہ مزید تفصیلات کے لئے محکمہ پلاننگ ڈیویلپمنٹ سے رجوع کرنا مناسب ہوگا۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Sir leave applications، جناب قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے، سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ریاض خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب سردار خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب شہرام خان، وزیر لوکل گورنمنٹ 15-07-2019 تا 20-07-2019 تک کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان، ایم پی اے 15-07-2019 تا 19-07-2019 تک کے لئے، جناب محب اللہ خان، وزیر زراعت 15-07-2019 کے لئے، سید فخر جہاں صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، فیصل امین گنڈاپور صاحب، آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Chairman: 'Privilege Motion': Mr. Fazal Elahi, MPA, to please move his privilege motion No. 29, in the House.

جناب فضل الہی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! پچھلے جمعہ کو میں اسمبلی سے اپنے گاؤں کی طرف جارہا تھا تو وہاں پر ہم نے رحمان بابا روڈ روڈ بنایا ہوا ہے جس پر ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت آئی، وہاں پر دو Drains بلاک تھے تو میں نے WSSP کے زونل منیجر-----

Mr. Chairman: Privilege motion readout, please readout.

جناب فضل الہیٰ: تو وہاں پر میں نے زونل منیجر کو کال کی جس پر میں نے ان کو کہا کہ یہ روڈ خراب ہو رہا ہے اور یہاں پر یہ جو ڈرین ہے، اس کے لئے ایک ٹیم بھیج دیں، تو انہوں نے ڈائریکٹ مجھ سے کہا کہ آپ سی او صاحب کو کال کریں اور فون بند کر دیا۔ وہاں پر علاقے کے لوگ بھی موجود تھے جو وہ ویڈیو بنا رہے تھے، اس کے بعد میں نے پھر کال کی، چار دفعہ میں نے فون کیا اور میں نے یہی کہا کہ بیٹا پلیز آپ فون بند نہ کریں، یہ آپ کا کام ہے، سی او صاحب کا نہیں ہے، جناب سپیکر! اس کے باوجود بھی وہ نہ کر سکے، بار بار فون بند کرتا رہا، میں نے یہ بھی کہا کہ عوام کا پیسہ ہے، حکومت کا نقصان ہو رہا ہے لیکن اس نے ایک بھی نہ سنی۔ اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف میرا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کنٹریکٹ ملازم ہے، اس کے دو تین مہینے رہتے ہیں تو میرے خیال میں اس کو قانون کے مطابق یہ کمیٹی کو بھیج دیا جائے یا اس کو صحیح سزا دی جائے تاکہ اس طرح کی حرکت کوئی اور نہ کر سکے۔

جناب سپیکر! میں ایک بات اور کروں گا کہ اس طرح کے واقعات کیوں ہوتے ہیں؟ چونکہ پاکستان تحریک انصاف کی پالیسی ہے کہ تمام ادارے مستحکم ہوں اور وہ اپنا کام خود کریں لیکن خود مختار ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ بعض افسران بالا صاحبان ان کا غرور و تکبر اور دل میں اللہ کا خوف نہ ہوتے ہوئے وہ عوام کے ساتھ بھی اس طرح کے رویئے اختیار کرتے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ پاکستان (شیم کی آوازیں) تحریک انصاف کی جو حکومت ہے وہ چاہتی ہے کہ ہر ادارہ مستحکم ہو اور اپنا کام خود کرے لیکن میں ریکویسٹ

کرتا ہوں کہ تمام جتنے بھی یہاں پر ممبران ہیں، سیکرٹری صاحبان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کچھ بیٹھے ہوئے ہیں، تو ان سے بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ایسے کوئی بھی عناصر موجود ہیں جن کے دل میں اللہ کا خوف نہ ہو اور عوام کی خدمت نہ کر سکتے ہوں تو برائے کرم ان کو آپ ضرور Check کریں، ان کو ایسی سائڈ پر لگا دیں تاکہ آئندہ کوئی بھی اس طرح کا نہ سوچ سکے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جناب لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! فضل الٰہی صاحب ہمارے بہت زیادہ ایک مخلص اور بہت جذباتی تو نہیں، ٹھیک ہے، جذباتی نہیں ہیں لیکن مخلص ہیں اور اس کے علاوہ بہت زیادہ Hard working یعنی اپنی حلقے کے لئے ہر وقت وہ موجود ہوتے ہیں اور ہر آفیسر یا ہر دفتر کے ساتھ رابطہ بھی رکھتے ہیں، ان کا کوئی اپنا کام نہیں ہوتا، یہ بالکل یہاں پر جتنے بھی ممبرز ہیں، اپنے کام کے لئے صبح سے لے کر رات تک ان کا کوئی اپنا کام تو نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کام کے لئے فون کرتے ہیں کہ ہمارے لئے گھر میں کوئی کام ہے تو وہ کریں، ہمارے حجرے میں کوئی کام ہے یا ہمارے دفتر میں کوئی کام ہے، وہ اپنے حلقے سے Elect ہو کر آتے ہیں اور پھر حلقے کے لوگوں کے مسائل ان افسران کے سامنے رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب سے لے کر وزیر اعلیٰ صاحب تک اور صوبائی کابینہ کی یہ Clear cut instructions ہیں کہ آپ نے Open door policy رکھنی ہے، پہلا تو یہ ہے، Open door policy کا مطلب یہ ہے کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز تو بہت زیادہ معزز لوگ ہیں، ان کو تو لوگوں نے ووٹ بھی دیا ہوا ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی Elected نہیں بھی ہے، اگر کوئی عام آدمی بھی آتا ہے، کوئی شہری بھی آتا ہے تو وہ کسی دفتر میں اپنے کام کے لئے جاتا ہے تو یہ Instructions clear cut دی گئی ہیں کہ Open door policy یہ ابھی کوئی Colonial time نہیں ہے کہ انگریز کی وہ غلامی کا دور ہے اور بیوروکریٹ جو ہیں وہ بالکل شہنشاہ بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے دفتر میں کسی کو نزدیک نہیں چھوڑتے تھے تو وہ وقت گزر گیا ہے، یہ تو اب پاکستان ہے اور پاکستان میں ابھی بہت وقت بھی گزر چکا ہے، یہ پاکستان تحریک انصاف کی پھر حکومت ہے، یہ تو Clear cut ہے کہ سول سرونٹس جو ہیں وہ سول سرونٹس ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام کے ملازم ہیں، انہوں نے عوام کے ساتھ Interact کرنا ہے اور یہ یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہیں، یہ عوام کے نمائندگان ہیں، انہوں نے ووٹ لیا ہے، یہ آپ کے لئے کوئی ذاتی کام کے لئے نہیں آرہے ہیں، تو یہ جو مذکورہ افسر کے

بارے میں انہوں نے بات کی ہے، میری وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی اس کے بارے میں بات ہوئی ہے، پہلا تو یہ ہے کہ جو مسئلہ انہوں نے بتایا ہے تو وہ اس کے لئے تو Directions issue ہو گئی ہیں، وہ مسئلہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ Resolve ہو چکا ہے جس کام کے لئے انہوں نے کیا تھا لیکن جہاں پر انہوں نے محسوس کیا کہ انہوں نے ٹیلیفون اٹینڈ نہیں کیا، Response اس طریقے سے نہیں دیا، تو وزیر اعلیٰ صاحب سے میں نے بات کی ہے، Floor of the House میں آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کر رہا ہوں، میں نے ان سے بھی بات کی ہے کہ یہ کنٹریکٹ پر ہے، کنٹریکٹ تو پھر بھی مطلب اس کو اس کی Performance دیکھی جاتی ہے کہ اس کنٹریکٹ کے اوپر اس کی ملازمت ہے، اس کی Performance کیسی ہے، اگر Elected Member اس کو وہ مطمئن نہیں کر سکتا ہے، اس کے ساتھ صحیح اخلاقی طریقے سے مل نہیں سکتا ہے تو میں نے بھی Recommend کیا اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا کہ اس کا کنٹریکٹ وہ آگے جا کے میرے خیال میں کچھ دن رہ گئے ہیں، وہ کنٹریکٹ ختم ہو جائے گا، اس کا کنٹریکٹ آگے جا کر ہم اس کو Extend نہیں کریں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی بات کی ہے، اس کو ہم اس طرح جلدی سے ختم بھی نہیں کرتے، دو باتیں تو طے ہو گئیں کہ یہاں پر ایک کام جو انہوں نے بتایا تھا، اس کے اوپر کام شروع ہو چکا ہے، دوسرا یہ ہے کہ جو اس کی مذکورہ افسر نے جو کیا ہوا ہے، اس کا کنٹریکٹ ختم ہونے والا ہے، اس کے بارے میں یہ Directions آ گئی ہیں، تیسرا یہ تھا کہ پالیسی بھی Clear ہے کہ ہر سرکاری افیسر نے خواہ چیف سیکرٹری سے لے کر نیچے کلرک یا کلاس فور تک جو سرکاری ملازمین ہیں، سب سرکاری لوگوں کا خیال بھی رکھنا ہے اور خاص کر Public representatives کا تو ضرور ان کے ساتھ ملنا، ان کے ساتھ پیش آنا، ان کے کام کو Priority دینا، یہ اس حکومت کی پالیسی ہے لیکن اس کے اوپر میں نے فضل الہیٰ صاحب سے میں نے ریکویسٹ بھی کی ہے، پھر بھی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یہ اقدامات ہم نے لے آئے ہیں، اگر وہ ایک دو دن کے لئے اس کو موخر کر دیں تو جب بھی اگلا اجلاس ہو گا، کل ہو گا، پرسوں ہو گا تو وہ بتا دیں گے، اگر وہ پھر بھی مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر وہ نہیں اٹھیں گے، میں اٹھوں گا، اس کو ہم یہ پریویلج میں بھی ڈالیں گے اور باقی ہم Disciplinary proceedings بھی اس کے خلاف کریں گے۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: فضل الہٰی صاحب!

جناب فضل الہٰی: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، میرے ایک ساتھی نے آواز دی کہ فضل الہٰی جذباتی ہیں، اس طرح کے میرے اپنے ساتھیوں نے بھی اور کافی یہی الزام مجھ پہ لگتا رہا لیکن آج میں اس ہاؤس میں کھل کر بات کروں گا۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب فضل الہٰی: جناب سپیکر! عنایت صاحب ہمارے پارٹنرز ہیں، تھینک یو، اس طرح ہے کہ واپڈا کے خلاف میں نے ایکشن کیوں لیا؟ 2013 کے ایلکشن کے بعد میں نے ان کو کہا تھا کہ آئیں ہم میٹر لگانے کیلئے تیار ہیں، ہم بجلی چوری کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو جناب سپیکر، وہ نہیں مانے، حتیٰ کہ رمضان اور شدید گرمی آگئی اور جس پر میں نے ایکشن کر کے جو بھی میرا فرض بنتا تھا عوام کے لئے وہ میں نے کیا۔ اس کے بعد ایک اور ایشو ہمارے KP میں چلا تھا جو کہ سرچ آپریشن کے نام تھا، میں نے اس کی مخالفت کی، جناب سپیکر! اس لئے مخالفت کی کہ جو سرچ آپریشن ہے، یہ ناکام ہے، یہ سرچ آپریشن جو ہے، یہ صرف بے عزتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے لیکن آج میں آپ کی وساطت سے اور میڈیا کی وساطت سے اپنے عوام کو اور سارے ان دوستوں کو میں کلیئر کرانا چاہتا ہوں کہ آج سے ایک ہفتہ پہلے ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا ہے جس میں تمام سیکورٹی ایجنسیز اور سیاسی عمائدین بیٹھے ہوئے تھے، جس پر یہ بات متفقہ طور پر انہوں نے Accept کی کہ واقعی یہ سرچ آپریشن جو ہے یہ ملک اور قوم کے مفاد میں نہیں ہے اور جو بھی آپریشن ہو، چاہے وہ ٹارگٹڈ آپریشن ہو، وہ آپریشن جہاں پہ کوئی بھی ایسے عناصر موجود ہوں جو ملک و قوم کے لئے نقصان دہ ہوں تو اس کے لئے Intelligence کے اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے، میرے خیال میں اس کے علاوہ نہ میں نے کوئی کسی سے لڑائی کی، نہ کوئی جھگڑا کیا ہے، ہاں اگر میری قوم کا حق کوئی بھی کھائے گا یا میری قوم کی کوئی بھی بے عزتی کرے گا تو ان شاء اللہ مجھ سے کوئی جذباتی نہیں ہے، منسٹر صاحب کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ جس طرح یہ سمجھتے ہیں، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: یہ پریویلج جو ہے، یہ چونکہ معزز ممبر نے واپس لے لی ہے، آنریبل منسٹر کے کہنے پہ تو یہ ڈیفر کر دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Chairman: Mr. Hidayat u rehman, MPA, to please move his call attention notice No. 349, in the House.

جناب ہدایت الرحمان: یہ جناب سپیکر! میں توجہ دلاؤنوٹس سے پہلے دو منٹ صرف پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں، چونکہ جمعہ کو بھی میں کئی مرتبہ کھڑا ہوا لیکن مجھے بات کرنے کا ٹائم نہیں ملا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کال اٹینشن پڑھیں تو پھر اس پہ دوبارہ۔

جناب ہدایت الرحمان: کال اٹینشن نہ بھی ہو لیکن وہ بہت زیادہ ضروری ہے، اگر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس کال اٹینشن کے لئے ابھی۔

جناب ہدایت الرحمان: وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، اگر وہ کل تک ڈیفر بھی کر دیں لیکن یہ ضروری ہے۔ ہمارے علاقے میں کافی زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! آج سے کوئی نو دس دن پہلے ہمارے گولن گول چترال جس میں 108 میگاواٹ کا پاور ہاؤس بھی ہے، اس میں گلیشیئر پھٹنے کی وجہ سے بہت بڑے سیلابی ریلے نے پاور ہاؤس کو بھی بہت بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا ہے اور ساتھ ساتھ گولن ویلی کے لوگوں کو بھی بہت بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے، دس دنوں سے لوگ تقریباً محصور ہیں اور حکومت کی طرف سے یقیناً کوئی توجہ اس میں نہیں ہوئی ہے، ساتھ ساتھ علاقے کے آبپاشی کا نظام اور آبنوشی کا نظام بھی درہم برہم ہوا ہے، لہذا جناب سپیکر! آپ سے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے اس ہاؤس کی وساطت سے میں گزارش کرتا ہوں کہ حکومت کی توجہ اس طرف دی جائے، آبنوشی کا نظام اور آبپاشی کا نظام بحال کیا جائے، لوگ جو بے گھر ہیں، آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں، ان کے لئے کوئی شیلٹر ہاؤس وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔ بڑی مہربانی۔

اب میں کال اٹینشن کی طرف آتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ ادوار میں باقاعدہ ایک منصوبے کے ذریعے وفاق المدارس پاکستان سے جاری شدہ سند کو 16 سالہ یعنی ماسٹر ڈگری کے مساوی قرار دیا گیا مگر موجودہ دور میں اسی مسودے کی پاسداری کو ایک دفعہ پھر نظر انداز کیا جا رہا ہے، اس ضمن میں صوبائی حکومت سے استدعا کی جاتی ہے کہ دینی تعلیم سے منسلک طلباء کی حوصلہ افزائی اور اسلامی تعلیم کی پاسداری

کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مسودے کے اوپر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے عملی اور ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر صاحب! پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر Respond کردیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! جو میرے بھائی عنایت الرحمان صاحب نے کال اٹینشن پیش کی ہے، میں اس کال اٹینشن کو سپورٹ کرتا ہوں، اس کال اٹینشن نوٹس کو سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: عنایت اللہ صاحب زه د دې جواب ورکړم کنه۔

جناب عنایت اللہ: هم دا د دې يو نکته پکښې ايډ کوم، بس تاسو بيا خبره برابر کړئ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نه نه، زه د دې جواب نه ورکوم۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ پوائنٹ آف آرڈر پر جواب دے رہے ہیں، ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر اطلاعات: هغه وروستو ده، تاسو بيا وروستو په دې راشئ خير دے۔ جناب سپیکر! یہ جو چترال کے حوالے سے انہوں نے بات کی کہ جو سیلاب آیا، گولن ویلی اور اس میں تین دیہات تھے، ان کو کافی نقصان بھی پہنچا اور تین چار دن تک وہاں پہ زمینی رسائی نہیں ہو سکی تھی، چوتھے دن پھر رسائی ہوئی ہے لیکن جو تین دن مسلسل اس میں آرمی ہیلی کاپٹر اور ہمارے پی ڈی ایم اے والے جو میری اطلاعات تھیں، جہاں تک میں ان لوگوں کے ساتھ بھی Attach تھا کیونکہ کافی پرابلم یہی تھی کہ وہاں پہ جو کمیونیکیشن کا نظام تھا وہ درست نہیں تھا لیکن جتنے بھی وہاں ہماری معلومات کے مطابق خوراک، شروع دن سے لے کر تین چار دن تک مسلسل میڈیسن یہ ساری چیزیں جو ہیں ڈراپ کی گئیں، اس کے بعد ہیوی مشینری ساری پہنچائی گئی اور اس میں کام ہوا لیکن جو انہوں نے نقصانات کا ذکر کیا، بالکل پی ڈی ایم اے وہ اس کا جائزہ لے رہا ہے اور جیسے انشاء اللہ ہوگا جو بھی ہوگا، حکومت کی طرف سے بھرپور مدد کریں گے۔

جناب عنایت اللہ: ہدایت الرحمان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ بڑا Important نکتہ ہے لیکن انہوں نے صرف وفاق المدارس کا نام لکھا ہے، اس لئے میں یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جو بات کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کے پانچ بورڈز ہیں، Religious education کے پانچ بورڈز ہیں، ان پانچ بوڈز کی ڈگری کو ماسٹر کے Equal declare کیا ہوا ہے، اس کے ساتھ کوئی آٹھ دس مدارس ہیں

جن کو بھی Degree Awarding Status دیا گیا ہے، یہ آٹھ دس مدارس اور پانچ بورڈز مل کر ان کی جو سند ہے، اس کو شہادت العالمیہ کہتے ہیں، وہ ماسٹر ڈگری کے Equal ہے، اس لئے چونکہ انہوں نے صرف وفاق المدارس کے اوپر ہیڈنگ دی ہوئی ہے، میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں، ان کا پوائنٹ بڑا Valid اور درست ہے کہ اس وقت اس کو Ignore کیا جا رہا ہے، اس کو Status نہیں دیا جا رہا ہے، یہ UGC نے ان کو دیا تھا، یونیورسٹی گرانٹ کمیشن یعنی جب UGC ختم ہو گئی تو HEC. بنی تو وہ اس کے Successor ہیں، اس کے Successor نے اس کو برقرار رکھا ہے، اس لئے میں ان کے نکتے کو سپورٹ کرتا ہوں، حکومت اس پہ Clarification دے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آنریبل منسٹر لاء۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر، بہت شکریہ۔ میں محترم ہدایت الرحمان صاحب کے کال اٹینشن نوٹس لانے کے لئے ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ سر، اس میں وہ جو چیز کہہ رہے ہیں، جس کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ ماسٹر ڈگری کے Equal اس کے مساوی یہ وفاق المدارس سے جو سند جاری ہوتی ہے تو وہ اس کے برابر تسلیم کیا جائے اور وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آج کل یہ تسلیم نہیں کیا جا رہا ہے، بہر حال میں نے دونوں ڈیپارٹمنٹس کے چونکہ ایجوکیشن کے ساتھ اس کا تعلق ہے، میں نے نہ صرف ہائر ایجوکیشن سے بلکہ میں نے ابھی، میرے ساتھ جو ایجوکیشن کے ایڈوائزر ہیں، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے، تو وہ بھی بیٹھے ہیں، ان سے بھی میں نے پوچھا ہے اور ہائر ایجوکیشن والوں سے بھی پوچھا ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے، کنفیوژن نہیں ہے، اس وقت ہم یعنی حکومت جو ہے یا حکومت کے ڈیپارٹمنٹ وہ جو وفاق المدارس سے جو 16 سالہ سند ہوتی ہے جو شہادت العالمیہ فی العلوم الاسلامیہ والعربیہ ہے تو اس کو ہم ماسٹر ڈگری ہی تسلیم کرتے ہیں، اس میں کوئی ابہام کی بات نہیں ہے، کوئی شک یا شبے کی بات نہیں ہے، اگر یہاں پر یہ ڈیپارٹمنٹ موجود ہے، اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کو یہ کلیئر نہ ہو تو یہ فلور آف دی ہاؤس سے میں کلیئر کر دیتا ہوں اور اسمبلی کے ریکارڈ پہ آ جانا چاہیے، ان تمام کو میں ریکویسٹ کروں گا کہ سیکرٹریٹ سے اس کا جو ریکارڈ ہے، اس کو بھیجا جائے، تمام ڈیپارٹمنٹس کو کہ حکومت اس کو ماسٹر ڈگری کے مساوی ہی تسلیم کرتی ہے، اس میں کوئی ایسا ابہام نہیں ہے، اگر کسی کو ہو تو اس سرکولیشن سے یہ ابہام ختم ہو جائے گا۔

Mr Chairman: Mr. Aghaz Ikram Gandapur, MPA, to please move his call attention notice No. 424, in the House.

Mr. Aghaz Ikramullah Gandapur: Honorable Speaker Sahib, I would like to draw the attention of Minister for Home and Tribal Affairs to a very important matter that I am facing continuous problems and unrest in my constituency due to Batani tribe.

Say to be Batani which are settled in Loni ، یہاں پہ جی غلطی سے مس پرنٹ ہوا ہے، mostly (Pk 99) These people are migrators and they came from different areas and occupied lands of my people who are settled in Loni, there has been a lot of bloodshed, I will be glade if some solution can be drawn for this situation and DC and Commissioner and Police forces should take notice of it. We are facing this problem since I guess forty years and my grand dad tried his best and my father tried his best, my uncle tried his best کہ جو ہے نا، یہ مسئلے حل ہو سکیں اور ابھی تک کوئی حل اس میں نہیں نکلا۔ میری یہی کوشش ہے، میں آپ سے اور اس ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ I don’t want to do politics on the death of these people. I don’t want to do politics on bloodshed, my area my people have suffered a lot, they have faced a lot, I myself have faced a lot, my family have faced a lot and when I see these people in problems، یہ میرے لوگ ہیں اور یہ ہر وقت میرے پاس آتے ہیں، مجھے یہی مسئلے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ان لوگوں کے ساتھ آپ کوئی طریقہ بنا دیں، Because these peoples are not settlers here, they came from different areas، پتہ نہیں کب آئے ہیں؟ اور یہ آتے ہیں، Bloodshed کر کے چلے جاتے ہیں۔ آپ سے میری ریکویسٹ ہے کہ کمشنر صاحب، ڈی سی صاحب، And all the police forces there should be something from this House کہ وہ جو ہے نا، اس معاملے کو Seriously لیں، ہماری اس میں ہیلپ کریں، اس میں جتنی جلدی ہو Solution نکل سکے، Solution نکالیں، Because I brought this motion in this House only for peace purposes، میں اس پہ یہ نہیں کرنا چاہتا کہ اس سے کوئی مسئلہ بناؤں یا اس پہ اپنی سیاست کروں، All I want is کہ کسی طرح سے یہ جو Loni میں بہت زیادہ Problems چل رہے ہیں، یہ جو ہے نا، یہ ختم کئے جا سکیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: یہ جو بیٹنی ہیں، یہ دولتانی ہیں، D, this is d, This may be corrected please

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! اس پر ایک منٹ بات کرنی ہے-----

جناب مسند نشین: آپ کو بھی اسی موضوع پہ بولنا ہے؟

جناب محمود احمد خان: جی جی، یہ تو پہلے اس نے لکھا ہے کہ بیٹنی ٹرائبل، میں بیٹنی سے Belong کرتا ہوں، پہلے تو اس کو کلیئر کر دیں کیونکہ دولتانی جو ہیں، It is not Baitani Triabe کیونکہ اگر بیٹنی ٹرائب ہے تو میں خود جواب دے سکتا ہوں، آغاز خان تو ہمارے بر خودار ہیں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر یا زمین کا قبضہ یا زمین کا خریدنا یہ پورے پاکستان میں آزادی ہے، ایک ادھر نہیں ہے، ادھر ان کا ایشو ہے، بالکل میں مانتا ہوں، واقعی ادھر ایشو ہے لیکن اس کو Correct کیا جائے، یہ بیٹنی ٹرائب لکھا ہے، بیٹنی ٹرائب سے میں بھی Belong کرتا ہوں۔

جناب مسند نشین: جناب منسٹر لاء، اس میں ڈائریکشن دے دیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: تھینک یو۔ ایک تو بیٹنی صاحب کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے وضاحت کر دی ہے، ہمارا کوئی مسئلہ ان شاء اللہ نہیں ہے اور بیٹنی صاحب تو ہمارے بھائی بھی ہیں، سر! آپ نے تصحیح کر دی ہے کہ وہ دولتانی ہیں اور وہ یہاں پر کاغذ پر غلطی سے انہوں نے بیٹنی لکھ دیا تھا، آغاز خان ہمارے لئے بہت زیادہ قابل احترام ہیں چونکہ ان کی جو فیملی ہے، اس صوبے میں ایک بہت اچھی فیملی ہے، یہاں پر اس صوبائی اسمبلی میں ان کی جو Representation چلی آ رہی ہے، اگر ان کے دادا کا ہم ذکر کریں تو وہ چیف منسٹر رہ چکے ہیں، اس کے علاوہ میں جب 2013 میں پہلی بار Elect ہو کر آیا تو اس وقت ان کا جو چچا تھا، اسرار گنڈاپور شہید وہ یہاں پر لاء منسٹر کی حیثیت سے بیٹھتے تھے، میرے خیال میں زبردست اس ہاؤس کو چلانے میں جو کردار ادا کرتے تھے، ایک زبردست کردار ہوا کرتا تھا۔ بعد میں جب اکرام گنڈاپور شہید وہ جب آئے تو یہاں پر اس ہاؤس میں بڑے عزت دینے والے، بہر حال میں تھوڑا سا کیونکہ بہت Respectable لوگ ہیں، انہوں نے ایک ایشو اٹھایا ہے، بہت ٹھیک ٹھاک صحیح ایشو ہے لیکن جو دولتانی قبیلہ ہے، گنڈاپور قبیلہ ہے، ان کے درمیان جو Dispute چلا آ رہا ہے تو یہ آج کا نہیں ہے، کل کا نہیں ہے، یہ سالہا سال سے یہ دشمنی چلی آ رہی ہے اور اس میں ان کی بات درست ہے، بہت سی اموات بھی ہو چکی ہین، تقریباً جو ریکارڈ ہے وہ 90 سے زیادہ لوگ جو ہیں اس میں موت کے گھاٹ اتارے جا چکے

ہیں۔ تو یہ بھی بڑا، اگر آپ سوچیں تو یہ ہمارے صوبے کے لئے کوئی اچھا Sign نہیں ہے کہ ہمارے صوبے کے ایک علاقے میں اس طرح کی جو دشمنی چلی آ رہی ہے اور اتنی اموات بھی اس میں ہو چکی ہیں، میرے خیال میں یہ ایشو انہوں نے اٹھایا ہے، اچھا کیا ہے کہ یہ ایشو Highlight ہوا اور اس کے حل کی طرف ہم جائیں۔ باقی میری کمشنر سے بات ہوئی ہے ڈیرہ اسماعیل خان سے، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ 11 جولائی 2019 کو ایک جرگہ سرکٹ ہاؤس ڈی آئی خان میں اس کے لئے بلایا گیا تھا، اس کے Minutes بھی انہوں نے بھیج دیئے ہیں، وہ میں آغاز خان کو دے دیتا ہوں، وہ بھی دیکھ لیں۔ اس کے علاوہ آج ہم جب اسمبلی کا سیشن کر رہے ہیں تو آج بھی ایک جرگہ انہوں نے ڈی آئی خان میں اسی سلسلے میں بلایا ہوا ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انتظامیہ اور حکومت اس سے غافل نہیں ہے، 11 تاریخ کو ایک جرگہ ہوا ہے، آج دوسرا جرگہ ہو رہا ہے، آغاز خان کے جو خدشات یا Apprehensions ہیں یا ان کے جو انہوں نے جو چیزیں Flag کی ہیں تو وہ بالکل ہم اس کو Consider بھی کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے اور حکومت تیزی کے ساتھ اس کے اوپر کام کر رہی ہے تاکہ یہ سالہا سال سے یہ دشمنی چلی آ رہی ہے، اس کو جرگے کی شکل میں دیکھ کے اگر جرگے کی شکل میں یہ حل ہو سکتا ہے، ان شاء اللہ جب جرگہ شروع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے، ضرور وہ جرگہ حل بھی کر دیتا ہے، کچھ کورٹ کیسز بھی اس میں ہیں تو وہ الگ کورٹس میں بھی چل رہے ہیں لیکن بہر حال آخری دو باتیں میں یہ کروں گا کہ جو ڈسٹرکٹ پولیس ہے وہ بھی الرٹ ہے، کوئی بھی لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ہے ڈسٹرکٹ پولیس کو Instructions دی گئی ہیں کہ آپ نے لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کو کنٹرول کرنا ہے، یہ ڈسٹرکٹ پولیس کا کام ہے، ان کو Clear cut instructions ہیں، باقی انتظامیہ کو یہ ٹاسک بھی دیا گیا ہے کہ آج بھی وہ جرگہ کر رہے ہیں کہ اس کو جرگے کی شکل میں اس ایشو کو Once and for all ختم کر لیا جائے۔ آغاز خان ہمارے بھائی ہیں، یہاں پر Representative بھی ہیں، ان کی جو بھی فیڈ بیک ہو گی، اس سیشن کے بعد وہ اگر میرے دفتر میں آ جائیں تو میں کمشنر ڈی آئی خان سے بات کر کے پھر یہ ابھی مل جائیں تاکہ ان کی جو فیڈ بیک ہو گی، وہ بھی وہاں پر آ جائے اور یہ ایشو Amicably بھی Resolve ہو جائے، تو یہی کال اٹینشن تھا، ان سے ریکویسٹ یہی ہے کہ اس کے اوپر سیشن کے بعد آپ جب آئیں تو اس کے اوپر Further instructions پھر ہم دے سکیں۔

خیبر پختونخوا نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ (ترمیمی) بل 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Chairman: Item Number 8, Introduction of the Bill. The Minister for Law, to please introduce the National Disaster Management, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Sir. Mr. Speaker, I request to introduce the National Disaster Management Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2019, in this august House.

Mr. Chairman: The Bill stand introduced.

قراردادیں

Mr. Chairman: Item No. 9 Resolutions: Ms Nighat Yasmeen Ourakzai, MPA, to please move her resolution No. 199, in the House. Not present, it lapsed. Mr. Inayatullah, MPA, to please move his resolution No. 219, in the House.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہرگاہ کہ تحصیل براول ضلع دیر بالا رقبے کے لحاظ سے بڑی تحصیل ہے جس کی حدود نہ صرف دیر پائین تک بلکہ چترال اور افغانستان تک پھیلی ہوئی ہیں، دور دراز ہونے کی وجہ سے بجلی کی ترسیل میں بہت مشکلات ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جغرافیائی اور آبادی کا لحاظ رکھتے ہوئے وہاں پر بجلی کا گرڈ سٹیشن قائم کیا جائے۔

سر! یہ Terrain پہ ہے اور اس کی وجہ سے بڑی مشکلات ہوتی ہیں، کوئی 18/19 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔

جناب مسند نشین: آنریبل لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر، ویسے تو ٹھیک ہے، ویسے تو ریزولیوشن میں ڈویلپمنٹل یا ایسی چیزیں نہیں آسکتی ہیں رولز کے اندر، لیکن بہر حال چونکہ علاقے کا مسئلہ ہے تو ٹھیک ہے، ہم بھی سپورٹ کریں گے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are

in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to please move his resolution No. 225, in the House.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! ایک قرار داد ہے کہ قبائلی اضلاع تا حال موبائل سروس اور انٹرنیٹ کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ دہشت گردی کی وجہ سے ان متاثرہ علاقوں میں دوسری بنیادی سہولیات اور ضروریات بھی دستیاب نہیں ہیں جو کہ ان کا بنیادی حق ہے، وزیراعظم اپنے دوروں میں کئے گئے اعلانات کے باوجود وہاں پر جدید سہولیات فراہم نہیں کی گئیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ قبائلی اضلاع کے کونے کونے میں موبائل اور انٹرنیٹ کی سہولت ہنگامی اور جنگی بنیادوں پر فراہم کی جائے تاکہ وہاں کے عوام زندگی کی بنیادی ضرورت اور سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر لاء!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میرے خیال میں ایک اچھی بات ہے، اگر اس زمانے میں ان اضلاع میں یا ان علاقوں میں موبائل سروس دے دی جائے، اس میں ایسی کوئی قباحت کی بات نہیں ہے، بالکل گورنمنٹ اس کو سپورٹ کرتی ہے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Malak Badshah Saleh, MPA, to please move his resolution No. 228, in the House.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ معذور افراد کی سہولت کیلئے صوبے کے پبلک مقامات بشمول سکولز، کالجز، ڈی ایچ کیوز، ایم ٹی آیز، بی ایچ یوز،

آر ایچ سیز اور اے ایچ کیوز سمیت دیگر عوامی مقامات پر تکلیف سے بچانے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آنریبل منسٹر لاء!

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> ایک کاپی اگر مجھے مل جائے، میں نے وہ دیکھنا ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> معذور افراد کی سہولت کے لئے صوبے کے پبلک مقامات بشمول سکولز، کالجز وغیرہ وغیرہ۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے، بالکل ٹھیک ہے۔

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Akram Khan Duranni, to please move his resolution No. 234, in the House.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ قرار داد نمبر 234، چونکہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے درجہ چہارم ملازمین سے 24 گھنٹے ڈیوٹی لینا انتہائی زیادتی اور ناانصافی پر مبنی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ درجہ چہارم کے چوکیدار ملازمین سے 24 گھنٹے ڈیوٹی لینے کے بجائے مزید سٹاف بھرتی کیا جائے تاکہ نچلے اور کمزور طبقے کے ملازمین کے ساتھ انصاف ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب! یہاں پر پورے صوبے کے کلاس فور ملازمین آئے تھے اور پھر وہاں پر میں ان کے پاس چلا گیا، چونکہ دھوپ میں بیٹھے تھے، ان کا اصرار تھا کہ یہاں پر گورنمنٹ کا بھی کوئی آدمی نہیں جارہا تھا، اپوزیشن کی طرف سے میں وہاں پر چلا گیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں صبح سے لے کر پھر صبح تک جو ہے، ہمارے سکول میں چوکیدار کی ڈیوٹی ہے، یہ دنیا کے کسی ملک میں بھی اس طرح نہیں ہے کہ کسی سے 24 گھنٹے ڈیوٹی لی جائے، پھر اس طرح کے واقعات بھی ہو جاتے ہیں کہ کبھی کبھی رات کو سکولوں میں پہلے بم رکھتے تھے، دہشت گردی ہوتی تھی تو یہ بیچارے چوکیدار کو وہاں پر پھر لٹکایا جاتا تھا، پھر اس کو سیل

میں رکھا جاتا کہ آپ کدھر تھے، ابھی جناب سپیکر صاحب! آپ خود انصاف کریں کہ ایک بندہ ہے اور وہ صبح آٹھ بجے سے شروع ہو کر پھر اگلے آٹھ بجے تک وہ ڈیوٹی دے رہا ہے، لہذا میں چونکہ، یہ مسئلہ پورے ایوان کا ہے کہ جتنے بھی سکولز ہیں، وہاں پر اگر ایک چوکیدار ہے تو کم از کم میں التجاء کروں گا کہ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرے کہ جو غریب لوگ ہیں جو 24 گھنٹے ڈیوٹی دے رہے ہیں، ان کو ایک ایک کلاس فور اور بھی دے دیں تاکہ اس کا جو دوسرا نظام ہے، اس کے مطابق وہ میرے خیال میں ان لوگوں کا ایک جائز مطالبہ ہے، اگر ایجوکیشن منسٹر صاحب یا سلطان خان جواب دیتے ہیں تو پھر اس پہ میری گزارش یہ ہو گی کہ انصاف کا تقاضا یہ ہے، آپ لوگ تو زیادہ انصاف کی بات بھی کرتے ہیں، پارٹی کا نام بھی انصاف ہے، مجھے تو انصاف کی توقع ہے کہ یہ Agree کریں اور ہم پورے صوبے میں ان بیچارے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر ایجوکیشن!

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): جناب سپیکر! Already اس پہ ہم نے کام بھی کیا ہے اور یہ Notification already ہمارے ساتھ ہے، اس پہ جو Notification ہم نے کیا ہوا ہے تو اس میں ہم نے ڈیوٹی آورز آٹھ گھنٹے کئے ہوئے ہیں، اس پہ مزید عمل درآمد ہم کر رہے ہیں، ہم کام کر رہے ہیں، انصاف کی حکومت ہے اور انصاف دینا بھی ہم جانتے ہیں اور دلانا بھی جانتے ہیں، اس کے لئے میں Already مزید کام کر رہا ہوں اور اس میں صرف یہ تھا کہ میرے ساتھ تقریباً قبائلی اضلاع کو ملا کے ابھی 33 ہزار سے اوپر سکولز ہو گئے ہیں، اس پہ مزید ہم کوشش کر رہے تھے کہ ہم پوسٹیں مزید Create کریں، اگر وہ ہم آٹھ گھنٹے کے حساب سے Post create کرتے ہیں تو یہ ڈبل ہو جائیں گی، آپ کو پتہ ہے کہ صوبے کے حالات ایسے ہیں کہ اس میں ہم پر مزید Financial implications بہت زیادہ آ رہی تھیں، ابھی اس پہ ہماری ٹیم بیٹھی ہوئی ہے، ورکنگ کر رہی ہے، یہ چونکہ ہمارے اپنے ایم پی ایز تھے، انہوں نے اس سے تقریباً پانچ چھ مہینے پہلے یہ ایشو انہوں نے ہمارے ساتھ Discuss کیا تھا اور ہماری ٹیم بہت پہلے اس پہ کام کر رہی ہے، ہمیں اندازہ ہے کہ ہم نے کیسے اپنے لوگوں کو Benefit دینا ہے، کیسے ان کو سپورٹ دینی ہے، اب اس پہ ہم کام کر رہے ہیں کہ ہم آٹھ کے بجائے اگر ہم اپنے صوبے کے حالات کو دیکھ رہے ہیں، ہم اس کو چیک کر رہے ہیں کہ 12/12 گھنٹے کی ڈیوٹی سیٹ کر رہے ہیں، اس کے مطابق ہم

پوسٹیں اس کے لئے Create کر رہے ہیں، اس پہ Already ہم کام کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ جلد ہی ہم اس کو اس اسمبلی میں پیش کر دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آنریبل لاء منسٹر اسے ہاؤس میں پیش کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے، بڑا Comprehensive، جناب اکرم خان درانی! آپ آنریبل منسٹر کے جواب سے Satisfied ہیں؟

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب! انہوں نے کہا کہ بہت جلد ہی ہم آپ کو ان شاء اللہ اسمبلی میں، مجھے تو ایسا لگا کہ وہ Agree ہیں اور یہ نام چوکیدار کا ہے لیکن یہ پورا نائب قاصد کا کام بھی کرتا ہے، نائب قاصد بھی ہے، چوکیدار بھی ہے، ان کی جو بات ہے کہ ہم وہ ابھی آپ کو جلد ہی پیش کریں گے، مجھے اس پہ اچھی خاصی Assurance ہے، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Chairman:</u> Ms Sumera Shams, MPA, to please move the motion for suspension of rules.

<u>Ms Sumera Shams:</u> Thank you, Speaker Sahib, I request that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move my resolution, in this august Assembly.

<u>Mr. Chairman:</u> Is it the desire of the House that the rule 124 may be suspended under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it.

قرارداد

<u>Ms Sumaira Shams:</u> It's an unanimously resolution and I would like to mention the names of honourable Members who have signed this resolution: Sultan Muhammad Khan Sahib (Law Minister), Rehana Ismail Sahiba MPA, Muhammad Arif, Minister, Dr Amjad Sahib, Shahida Khan, MPA, Sahiba, honourable Member Inayatullah Khan Sahib, Humaira Khatoon Sahiba, Dr. Asia Asad Sahiba.

"Forming a massive proportion, 57.9% of the population in Pakistan is comprised of young people. These youngsters are an

asset to Pakistan; however, their problems are widely overlooked. An alarming increase of mental health problem among the young population is sadly the most neglected area in health care field.

Mental health care needs to be incorporated as a core service in primary care and supported by specialist service. According to International Journal of Emergency Mental Health and Human Reliance mental health is the most neglected field in Pakistan where 10-16% of the population, more than 14 million, suffers from mild to moderate psychiatric illness, majority of which are women. Pakistan has only one psychiatrist for every 10,000 persons suffering from any of the mental disorder, from mental health issuese. Only four major psychiatric hospitals exist for the population of 180 millions and it is one of the major factors behind increase in number of patients with mental disorder.

According to media reports approximately, 15,000 suicides have been recorded and majority of such cases are of individuals under the age of 25 and 39% of the adolescents were found with low mood followed by 36% of them suffering with anxiety and depression.

In compliance with Khyber Pakhtunkhwa Mental Health Act, 2017 this House resolves that the Mental Health Authority should be functionalized which according to the provision of the Act should take concrete actions for the treatment, care management of properties and affairs of the mentally disorderd persons and their families in Khyber Pakhtunkhwa." Thank you.

Mr. Chairman: Hon'ble Minister Law.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: منظور ہے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the hon'ble Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب مسند نشین: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! پہلے تو آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ ہاؤس کو چیئر کر رہے ہیں۔ میں اور عنایت اللہ صاحب نے پہلے کہا تھا کہ ہاؤس میں منسٹر جو بات کرتا ہے، مجھے سلطان خان کی تھوڑی توجہ چاہیے کہ ہاؤس میں منسٹر جو بات کرتا ہے، وہ حکومت کی طرف سے ہوتی ہے، ہم اس پہ اعتماد کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! پہلے بھی اسی طرح ہوا کرتا تھا کہ جو منسٹر ہوتا ہے وہ پوری کیبینٹ کے لئے ایک طرح سے وزیراعلیٰ کی طرف سے ہمیں بات کرتا ہے۔ جناب سپیکر! سلطان خان نے پچھلے ہفتے کھل کر کہا تھا کہ وہ ویڈیو ہمارے ساتھ ہے، ادھر بھی انہوں نے ہاتھ کیا تھا کہ جو سیکرٹری حضرات ہیں وہ بھی سن لیں، یہ بھی کہا تھا کہ میں یہ احکامات اپنے ضلع کو بھی پہنچادوں گا۔ جناب سپیکر! میں اور ملک صاحب کرک سے تعلق رکھتے ہیں، اکرم خان درانی صاحب ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کلاس فور پوسٹیں ایڈورٹائز ہوئی تھیں اور پھر اس میں مسئلہ بن گیا، احتجاج ہوا اور وہ پوسٹیں نہ ہو سکیں، اب دوبارہ 19/20 کو پھر انٹرویوز ہیں، ہم پوسٹیں نہیں چاہتے، ہو سکتا ہے کہ ہمارا حق نہ ہو لیکن یہ ایک پریویلج ہے، منسٹر کہیں اور پھر وہ بات ضلعوں میں Implement نہ ہو سکے، منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ جو کلاس فور کی پوسٹیں ہوں گی وہ اس علاقے کے ایم پی اے کی Recommend ہوں گی۔ جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ہم ان کی قدر کرتے ہیں لیکن تھوڑا بہت ان سے ڈرتے بھی ہیں، ان سے وہ اس لئے کہ وہ نوجوان ہیں، تگڑے ہیں، ایک ڈاکٹر کو بھی مارا تھا اور وہ بھی ابھی تک ہسپتال میں پڑا ہوا ہے، ہم تو بوڑھے لوگ ہیں، میری تو تین پسلیاں بھی نہیں ہیں، ملک صاحب بھی 74 سال کے ہیں، ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کل 19/20 کو پھر ہماری پسلیاں بھی ٹوٹی ہوئی ہوں، منسٹر صاحب صاف کہہ دیں کہ ہم اپوزیشن کو نہیں دینا چاہتے، ہمیں کوئی پرواہ نہیں، ہم Elected لوگ ہیں، سمجھتے ہیں کہ مجبوریاں ہوں گی، اگر ہمارا حق ہے تو پھر کہاں جائیں گے، کیا کہیں؟ یہ پھر Recommend کریں گے۔ میں منسٹر صاحب سے اس لئے کہتا ہوں کہ ان سے اس لئے ڈر رہے ہیں کہ میں روزوں میں اس کے دفتر گیا تھا، روزوں میں دو بجے جانا اور تھوڑا بہت مشکل بھی ہوتا ہے، مجھ سے انہوں نے بات کی تھی تو وہ یہی تھی کہ آپ لوگ اپوزیشن والے ہیں، ہم 53 یا 57 پوسٹوں میں سے دو پوسٹ آپ کو دے سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں خود منسٹر رہا ہوں، میں نے آٹھ سو، نو سو بندوں کو بھرتی کیا ہے لیکن 2013 میں میری قسمت نہیں تھی، میں ہار گیا، 2013 سے 2018 تک میں نے ایک بندے کو بھرتی نہیں کیا، میں جیت گیا لیکن جو مینڈیٹ اسمبلی کا ہو

اور جو رواج اس اسمبلی کا ہے اس پر چلیں، خدا کے لئے ایک ایسی بات کی جائے کہ جو ہم پبلک کو بھی کہہ سکیں اور آگے دو تین سال اس پہ چل سکیں، اگر نہیں دینا چاہتے تو منسٹر صاحب صاف کہہ دیں، ہم ایک پوسٹ بھی نہیں مانگنا چاہتے تو وہ اپنے بندوں کے انٹرویوز کر والیں، اگر دینا چاہتے ہیں تو پھر صاف کہہ دیں کہ اس میں ہمارا حصہ کتنا ہے، میرٹ ہو یا قرعہ اندازی ہو جائے، ہم ناراض نہیں ہوتے، اوپن قرعہ اندازی کر لیں، ہمیں کوئی بھی پروا نہیں ہے۔ یہ جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہے، سلطان خان بڑے شریف آدمی ہیں، ہمارے ساتھ بہت محبت رکھتے ہیں لیکن جو وعدہ کرتے ہیں وہ ایک گانا کہ: 'نبھایا کرو، پلیز وہ نبھایا کرو'۔ آپ کی شرافت کو سلام کرتے ہیں لیکن جو وعدہ کرتے ہیں وہ نبھاتے نہیں ہیں تو پھر ہم دونوں کو شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ شکریہ۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، اجازت ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر لاء! اسی سے متعلق ہے؟

جناب ظفر اعظم: جی ہاں۔

جناب مسند نشین: جناب ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: جناب مہربانی۔ ایک بات تو یہ ہے کہ لوگ آپ کو مبارک دیتے ہیں، میں آپ کو صرف اس وجہ سے مبارک باد دے رہا ہوں کہ آج کی اسمبلی روایات کے مطابق چلی، پہلے تو قانون کے مطابق چلتی تھی، آج روایات بھی کچھ نہ کچھ اس میں شامل ہو گئی ہیں۔ جناب والا! نثار بھائی نے جو بات کی تو وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ کی کوئی بدنامی نہ ہو اور ان پوسٹوں پر بڑی لے دے ہو رہی ہے، کرک میں کوئی کہتا ہے کہ اتنی بولی لگ چکی ہے، کوئی کہتا ہے، میں آپ کو صاف بات بتا رہا ہوں، اتنی بولی ہو چکی ہے، ہم گئے ایم ایس کے پاس اور ایم ایس صاحب نے صاف ستھرا کہا کہ ہم نے منسٹر صاحب کو بھی کہا کہ آپ کی حکومت کی ساکھ بچانے کے لئے اور ہماری ساکھ بچانے کے لئے ایسا کر لیں کہ تین، میری جتنی بھی سیٹیں ہیں وہ نثار صاحب کو پتہ ہے، جتنی بھی پوسٹس ہیں، اس پر Draw کر لیں اور دوسرے دن خدا کی قدرت دیکھیں کہ قومی اسمبلی میں ایک کلاس فور کے متعلق ایک نوٹیفیکیشن ہو گیا کہ کلاس فور Draw پہ ہو گا، عمران خان نے وہ دیا تھا، میں اب بھی کہہ رہا ہوں، نثار خان کی حمایت کر رہا ہوں، سر! یہ ہمارے لئے بھی اور ہماری عزت کے لئے بھی، ہماری ساکھ لئے بھی خطرناک ہے اور اب

موجودہ ہماری جو گورنمنٹ ہے، اس کے لئے بھی تو چاہیے کہ اگر ہمیں نہیں دیتے تو اس پر Draw کر لیں، Draw میں ان شاء اللہ جس کا ہو جائے، اس کا ہو جائے گا۔

سید احمد شاہ: جناب کورم پورا نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: کورم کاؤنٹ کر لیں جی۔

(Counting was carried)

Mr. Chairman: The quorum is not complete. The sitting is adjourned till 10.00 a.m, Thursday, 18th July, 2019.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18 جولائی 2019ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)